

بسمہ تعالیٰ

وقعات السنان از خباب تھانوی صبا کی عکسی سوا
 دو ورق بسط البنان کو دو نمونہ بکھیر دیا زینا تھانوی صبا ہی کے
 نمونہ ثابت کر دیا کہ خفض الایمان غزوہ کفریہ اور اسکا مصنف اسلام سے
 ناج شروح مفت موات و مواتع جسے بہت تک سن لارکھے انھیں ثابت
 کر دیا کہ وہ سافظونین خباب تھانوی صبا کی کفر فرما رہے ہیں اور تھانوی صبا
 پر کبھی سوائے انھیں اپنی سند بنا رہے ہیں غرض اولا ان غریب البنان کی ساری بناوٹ
 کو پرزہ کر کے فقط مسئلہ علم غیب میں اسکی ہر طرحین چھوڑ دی تعین اور رد میں
 یہ دوسرا رسالہ مبارک عجائبات سنی بنام تاریخی

احوال السنن الحکماء بسط البنان

۱۳۱۱ھ

تصنیف الحنفی جناب مولانا مولوی ابوالبرکات محمد الدین جیلانی آل الرحمن
 محمد قادری برکاتی نوری نوری اللہ قاسم بالکمال العنوی الصوری
 مع بعض فتاویٰ نافعہ و مسئلہ علم غیب
 مطبع احلسنہ و جماعت عین الدین
 خباب کرش العکس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ وَآلِهِ عَلَى رُسُولِهِمُ

خدمت کرامی منش سرپادش و سبع الناقب خباب اشرف علی تھا نوی صاحب

الحمد للہ کہ آپ کی جھوٹی بسط البنان اور ادھر کا پورا سچا بسط بیان دیکھ لیا اب زمین و آسمان کی جو وہ سطرین جنین اور سنی مسئلہ علم غیب پر کچھ اپنا مونہ کھولا ہے سنا بغضہ تعالیٰ اور ہر کے رسائل میں بروجہ اعلیٰ مدت سے طے ہو لیا تھا العین کو ایک قرن پورا بلکہ زائد از ایک مہر سکوت بزبان و سنگ صموت در زبان ہیں اور انشاء اللہ العزیز بقیام قیامت کیونین رہینگے و ما بعدی الباطل و ما بعدی مگر یہاں خباب کی رسلیا اپنی طائفہ بھر کی ساری عمر کی سب سے چمکتی کمانی بر سر عقل لائی اور بڑے ٹھٹھے سر دکھائی اور ہے بھی یہ کہ اس سے بہتر اونکے کیسوں ہمایون منہ و قیون میں کچھ بھی نہیں تو اسکی دندان شکنی بقدر حاجت ضرور مناسب پھر سماء کی ساری ادا یمن اور آفر فردا فر وافر بین کھا چکین جنسی کو وودھ کا مزہ پا چکین یہ چند سطر ہی نزاکت کیوں سسکتی چھوڑ دی جائے یہ نہیں ہم بر علم کی بلندی پائے لہذا بعض سوالات اور سنے جائیے و قعات انسان میں

۳۲ سوال تھے اگر چلیے وباللہ التوفیق فصل اول در بار الہی سہ تھانوی صاحب کی
 عمومی سوال ۳۲ اجاب تھانیت باب ملاحظہ ہو رسلیا آیت کریمہ ولو کنتم اعلم الغیب
 سے استدلال کرنے کی جلی اور جب دیکھا کہ کلام الہی میں اوسکی گزرتین تو قرآن عظیم میں اپنی
 طرف سے بیرون بڑھا گئی کہیے یہ کونسی حیاء کس دیانت کی ادا کس ایمان کا تقاضا۔
 یہ ذرا سی فتنی سواد و درقی رسلیت تھانوی ہے ذی ہوش۔ دیکھا کہ یہاں
 نہ عہد نہ عہد یا جنس سے کام چلتا ہے کہ کسی غیب خاص یا مطلق کوئی سا غیب جائز ہے
 اوس جزو کا ترتیب کہ بہت بھلائی جمیع کر لیتا اور کوئی برائی نہ پہنچے پاتی معقول نہیں
 سمجھنا جب عہد نہ ہوا تو استغراق ایسی تعین لہذا خدا کا دھڑا سر پر او سے ماننا پڑا کہ
 آیت میں عموم نفی نہیں یعنی یہ سنی نہیں کہ میں اصلاً علم غیب نہیں رکھتا بلکہ صرف نفی عموم
 پر یعنی ایسا نہیں کہ جمیع غیوب بلا استثنا مجھے معلوم ہوں۔ یہ بلاشبہ حق تھا۔ اب
 سو جی کہ اوس کو خصم کہ اسکے منکرین وہ تعین فرما دیں کہ جمیع غیوب غیر متناہیہ
 بالفعل کا علم کہ اصلاً دل سے ابتدا آباد غیر متناہی تک کی کوئی شے غنی نہ ہو مخصوص کفرت
 عزت ہر حضور رسید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام کا علم کہ تمام مکتوبات لوح و
 کتوبات تلم یعنی ماکان و مایکون میں اول یوم الی آخر الایام کو محیط اور اس سے
 بدرجہ ازاں علوم پیشا و متعلقہ بذات و صفات و آخرت پر مشتمل ہر ذرہ محیط جمیع غیوب
 و محاذ اللہ مساوی علم الہی۔ تو آیت نے رسلیا کو کچھ نفع ندیا لہذا اوسنے سنت
 ہو درپاٹم ہو کہ کلام الہی میں بیوند کی ٹمہر الی جمیع غیوب میں الی یوم القیمہ کی
 قید اپنی گرو سے بڑھائی۔ خواب تھانوی صاحب و صرم و صرم سے کہنا یہ الی
 یوم القیمہ کا لفظ یہاں آیت کریمہ میں کہاں ہے۔ تھانوی صاحب یہ قرآن ہے

آیت و استدلال تھانوی صاحب کا پہلا در جواب تھانوی صاحب کا نام نہ چلتا تھا تو ان قید میں نہ ہوندا کا دیا

استدلال تھانوی تبصیر اور دوسرا دیکھا کہ تھانوی کا یہ جواب

استدلال تھانوی

جسمین نقص و زیادت خارج از امکان ہر کلا یا تہ الباطل من بین یدیدہ و کلامن
خلافہ تنزیل من حکیم حمید تھانوی صاحب رافضی بھی قرآن کریم میں صرف
کئی آیتیں ہیں زیادت وہ بھی محال جانتے ہیں رسلیا تو اس میں زیادت کر کے چلی
افسوس کہ نہ خطاط کے سینے اور سکا اختیار میں ہیں نہ کتابوں کے قلم ورنہ ضرور
آیت میں اسے یوم القیمۃ بڑھوا دیتی سوال ۳۴ تھانوی صاحب اپنے رسلیا والے
کا اندھا پن بھی دیکھا خود ہی اسی رسلیا بان بان اسی سواد و دقتی میں اس عبارت
پہون ہی مغلطہ بعد شرح موافق سے نقل کیا کہ الاطلاع علی جمیع الغیبات لا یحب للنبی
ولہذا قال سید الانبیاء و اکنت اعلم الغیب کاستدکثرت من الخیر و ما مسنی
السوء دیکھیے تو یہ وہی آیت ہے یا کوئی اور۔ اس میں جمیع غیوب بھی یا صرف قیامت
تھک کے کیا آپ رسلیا والے کو زبردستی چاہئے کہ سو ال ۳۵ آیت میں ایک پہلو تو
یہ تھا جسے رسلیا نے پیوند کاری کر کے پکایا دوسرا پہلو علم ذاتی کی نفی ہے یعنی میں
ذات خود بے خدا کے بتائے غیب جان لیا کرتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے
کوئی بُرائی نہ پہنچتی۔ نہایت صاف معنی تھے رسلیا اسے یوں دڑانا چاہتی ہے کہ جو
تالی اس مقدم پر مرتب کی گئی ہے وہ دلیل ہے مقدم کے عام ہونے کی کیونکہ
استکشاف رضیو عدم مس سو مطلق علم کے لوازم سے ہے نہ کہ علم بالذات کے
یہ حکم بدایت عقل کے خلاف ہے کہ اگر آئندہ کا واقعہ خود منکشف ہو تب تو مس
سو نہ ہو اور خدا تعالیٰ کے بتلانے سے منکشف ہو تو مس سو ہو جبکہ تھانوی
صاحب رسلیا والا عقل کا نام ناحی لے اوسے اور عقل سے تو قدیم دشمنی ہے وہ تو
اوسکے ٹیکھے بفضلہ تعالیٰ نصیب دشمنان ہر رسلیا کو خدا پر گہے کی سمجھ نہیں

استدلال تھانوی تبصیر اور دوسرا دیکھا کہ تھانوی کا یہ جواب

مقدم کو عام ایسی ہے یعنی انچ صیغ متاوات ذاتی و عطائی سب کو جامع تو اوسیکے طور پر مبنی
 یہ ہو کر کہ اگر صیغ اقسام ذاتی و عطائی کا علم غیب مجھے ہوتا تو یہ لازم آتا اس کے نفی
 عموم ہوتی نہ عموم نفی غیرہ تو اوسکی بے تمیزی ہے اطلاق کی جگہ عموم بولی جواب اوس
 کہیے کہ بعد اس تسلیم کو کہ مجرد علم غیب مستلزم عدم سس سو وہ ہے واقعی حصول علم پر ذاتی
 و عطائی دونوں کا یہی حکم مگر وہ نصیب دشمنان والا نکستہ اور ہے جہاں تک رسلیا
 دوائے کی سمجھ نہیں پہنچ سکتی ذاتی و عطائی بعد حصول میں فرق نہ ہی کیا نفس حصول میں
 زمین آسمان کا فرق نہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ذاتی کا حصول اپنی ذات سے ہے
 غیر کا محتاج نہیں اور عطائی کا حصول محتاج دست مگر عطا ہو دیا تو ظاہر نہ نہیں تو
 جسے علم غیب عطا سے ملتا ہے اور جمیع غیوب الے یوم القیمہ بالفعل ابھی منکشف
 نہیں ہوئے اگرچہ آئندہ منکشف ہو جائینگے وہ یہ دعویٰ کرنا کہ سکتا ہے کہ نعم کوئی برائی
 نہ پہنچ سکی کیا ممکن نہیں کہ بعض فرما نے والے ہوں کہ معلیٰ نے ابھی اوکا علم ندیا
 اگرچہ آئندہ جمیع غیوب عطا کر دیگا اوس فرم سے کہنے کا ذریعہ کیا ہے بخلاف اوکا
 جسکا علم اپنی ذات سے ہے کیا اوسے کوئی حالت مستطرہ باقی ہے اور رسلیا خود مانتی
 ہے کہ آیت ایسے ہی علم کی نفی فرمائی ہے جس پر جزا و نکر کا ترتب ہو سکے نہ اوسکی جس پر
 ترتب ہی نہ ہو اب فرمائیے علم ذاتی مراد ہوا یا نہیں ذرا غور نہ کیے تو وہ رسلیا کی
 بدایت عقل گھر کے کس کو نے میں گھس گئی۔ شاید رسلیا ہی کے امثال کو کہا
 ہے کہ حقوہن فی . . . ہن سوال ۱۳۴ رسلیا کی بدایت بلاد
 سب بالائے طاق یہ بھی اپنے دیکھا کہ رسلیا آیا کہ یہ کو بالکل باطل و بیخبر کی
 جیتی ہے کہتی ہے کہ سنگنا ضرور مدھس سو مطلق علم کے لازم سے ہے

استلال آقا نوری کا جو تھارہ رسلیا و الہیات کہ یہ باطل کر دیا

تھاوی صاحب اوس سے پوچھئے تو کہا ہے سے کھائی تھی فقط کسی امر کا پہلے ہی
 جان لینا اوسکے خیر کی تحصیل اور شر کے دفع کو کیونکر مستلزم ہو گیا جب تک اوس
 تحصیل و دفع پر قدرت نہ ہو اور قدرت کو ساتھ اوسکے اسباب بھی مہیا ہوں اور
 موانع بھی معدوم ہوں ورنہ جانا کیجے قدرت نہیں تو کیا کر سکے ہو قسط میں مرئی
 والے روٹی پکانا کھانا اور اس طریقہ سے بھوک کا دفع کرنا سب کچھ جانتے ہیں
 پھر یہ جانتا اونکے کیا کام آتا ہے خفض الایمان نے جو وقت حضور پر نور صلیہ عالم
 علیہ السلام تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ شدید گالی پاگل جو پا کر
 والی لکھی تھی خوب جانتی تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام
 اپنے مولے پر ایسی دشنام دیکھ کر گریختا موش نہ رہینگے ضرور رسلِ خدا والے کی تکرار کرینگے
 پھر اس جانتے نے اوسکو کیا نجات دی شدتی کفر اور عرب سے عجم تک تفصیح
 و تشہیر ہو کر رہی اب عموم مقدم کی خبریں کہیے کیا اب بھی آپ نہ سمجھے کہ واقعی علم
 بالذات ہی وہ چیز ہے جو اس لزوم کا ضامن ہے علم بالذات کو الوہیت لازم
 الوہیت کو قدرت تامہ لازم اور علم و قدرت تامہ کے اجتماع کو لزوم جزائی مذکور
 تو حاصل آیت یہ ٹھہر کہ اے کافر و تم جو مجھ سے تعین وقت قیامت چھٹے ہو عیب ہے
 کہ بے خدا کے تہائے میں نہیں جان سکتا اگر بے خدا کے تہائے مجھے عیب کا علم ہوتا تو
 میری قدرت بھی ضرور تام ہوتی اور کوئی بات میری خلاف نہ ہو سکتی حالانکہ تم دیکھ رہے ہو
 کہ کونسا کیف جملتی مجھے پہنچ جاتی ہیں بعض لڑائیوں میں میری اصحاب کے خلاف ختم ہوتی ہیں
 تو ظاہر ہے کہ میں اپنی طرف سے اختیار میں ہوں پھر لڑاؤ سکتا تو کیونکر جان لوں یا لڑاؤ کے
 اذن کو کیونکر بتا دوں اور اس منہ پر خود آیت کا صمد ولایت فرمایا ہے کہ قل لا املک نفسی

اسی طرح
 خدا مطلق اور
 یونہی ہی
 کہ خیر و شر
 یا مادی و
 نامہ جو
 انور و
 امت
 اللہ
 قدرت
 لازم

ضرر ولا نفع الا كما شاء الله ثم فرادو کہ میں اپنی جان کے نفع نقصان کا مالک نہیں
 مگر اس قدر کہ اللہ نے چاہا۔ کیوں تعالویٰ صاحب آیہ کریمہ کے صاف معنی بدل کر
 معاذ اللہ اس سے باطل و مہمل کر دینا کس کام ہے سوال ۱۳۷ تعالویٰ صاحب
 آپے کبھی شفا یا امام قاضی عیاض اوراد کی شرح نسیم الریاض کا بھی نام سننا ہے
 اوس میں فرماتے ہیں (نہذہ للعجوق فی الملاءمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الغیب
 (معلومہ علی القطع) بحیث لا یمن انکارہا والقرود فیہا لاحد من الغفلا (الکثرة
 رواہا اتفاق معانیہا علی الملاءمہ علی الغیب) و ہذا لانی فی الآیات الدالۃ علی انہ لا
 یعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنتم تعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ
 من غیر واسطۃ ولما اطلعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ با علمہ اللہ تعالیٰ لہ فالہ
 محقق لقولہ تعالیٰ لا یدعی ظہر علی غیبہ احد الا من الرضی من رسول یعنی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے زمین کی مافق کو انکار یا تردد
 کی گنجائش نہیں کہ اس میں حدیثین بکثرت آئین اور ان سبب بالاتفاق نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ثابت ہے اور نہ ان آیتوں کے کچھ خلاف نہیں جو بتائیں
 کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اس طرح آیت لو کنتم اعلم الغیب لاستکثرت
 من الخیر میں اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا ان آیتوں میں بلا واسطہ
 علم غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالیٰ کو علم دینے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ملنا
 تو یقینی بات ہے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے وہ اپنی غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنی
 پسندیدہ رسول کے اتنے کیوں تعالویٰ صاحب یہ وہی آیت ہے یا نہیں علمای کرام
 نے علم بالذات کی نفی برجمول کیا یا نہیں علم غیب بالواسطہ یعنی بطائے الہی نبی صلی اللہ

استدلال تعالویٰ کا جو ان روایات و اسالیب علماء کو روایت تالیف

استدلال تھانوی کا چھٹا رد۔ تھانوی صاحب خود اپنا لکھا نہیں جانتے

استدلال تھانوی کا ساتواں رد۔

تعالیٰ علیہ وسلم کو لیے ثابت ملایا نہیں اس آیت میں اس کی نفی نہیں ملتا یا ایسے کہ چڑچڑا کر
معاذ اللہ ملا بہت عقل کرنا ہے میں یا رسل اللہ! سوال تھانوی صاحب اور دکاندار
بائے دیو کو آپ جی ایسے رسل اللہ! قرآن عظیم کو ناحق تکلیف دی قرآن کی سمجھاؤ
جڑوں کو تو نصیب نہیں اسمعیل دہلوی صاحب کی دیکھیے تفویض الایمان میں آیتوں
کی کیا کیا کیا پلٹ کی ہر قرآن کریم تو قرآن کریم رسل اللہ خود اپنا لکھا تو بھتیجی نہیں
اس دلیل کی گروہت میں ابھی ابھی تو لکھ چکی ہے کہ ظاہر ہے کہ عین وقت وفات
تک مس فر رہا چنانچہ خود مرض بھی اسکی ایک فرد ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض اقدس کو معاذ اللہ حضور کے حق میں ضرر ٹھہرا کر چنانچہ تو
لکھ گئے یہ بھی سمجھ کر اب کی نفی علم بالذات کے انکار کو مرض الموت لگ گیا۔ اسے
خواب یوں تو مرض کیا خود موت ہی کو نہ ضرر کیے قرآن عظیم میں اصدا بتک
مصبیۃ الموت فرمایا مگر یہ تو بولے کہ وہ کونسا علم عطائی ہے کہ خدا کو سمجھ
ہوے مرض کو نہ آنے دی انہر عالم کو موت سے بچا لے ہرگز کوئی علم عطائی ایسے نہیں
ہو سکتا کیا اب بھی ایمان نہ لاؤ گے کہ ضرور علم بالذات ہی کی نفی ہو کہ وہی وہ شر
ہے جسکی موصوف کو نہ مرض لاحق ہو سکے نہ موت۔ تھانوی صاحب مدرسہ
الہست کے کسی طالب العلم سے دس بارہ برس کچھ پڑھ لو پھر قرآن عظیم کو استدلال
مناہام لینا اور یہ خیال نہ کرنا کہ بوڑھے تو لے کیا پڑھیں بالوگ نہیں گئے۔ ع
بہتے ہستے ہی گھر بستے ہیں سوال ۹۴ تھانوی صاحب رسل اللہ والے نے
یہ بیماری بسط البنان اس دکھاری خفص الایمان کی مرمومی کو لکھی ہے یا اسکی
سسکتی جان ہرادر تیر جھری پھیر دیے کو۔ یہاں تو اپنی نہ بنی بناؤ کو چون ضرر

رو۔ تھانوی صاحب کی خفص بسط میں لتیاؤ

کہ علم بالذات مراد بحدیث ثابت عقل کے خلاف ہے اور خفض الایمان میں یون فرمایا ہے
 مطلق غیب سے مراد الحقائق شرعیہ میں وہی غیب جو سپر کوئی دلیل قائم نہ ہو
 اور اس کے اور اس کے لیے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو کیونکہ تعالٰیٰ صاحب کرمیہ کو کنت
 اعلم الغیب اطلاق شرعی ہو یا نہیں۔ یہاں غیب مطلق ہو یا نہیں۔ ضرور ہر سبیل والا
 اب اپنے صر کو روئے گا اس میں وہی غیب مراد ہے جس کے اور اس کے لیے واسطہ نہ ہو۔
 کھولی موت وہ جو بلا واسطہ ہو و سب کو بالذات کہتے ہیں شہم الیاف کی عبارت بھی
 سن چکے اور جو خفض الایمان میں اپنا ہی ساختہ سوال غائے ساز دیکھیے کہ علم غیب کی
 دو قسمیں ہیں بالذات اور بواسطہ اسکے جواب میں آپ کی وہ عبارت ہے کہ مطلق سو مراد وہی
 غیب جو جس کے اور اس کے لیے کوئی واسطہ نہ ہو اور اسی پر آپ کی وہ تصریح کچھ بیان رکھ سکی کہ تو بلا
 تشریح مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موحم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ہو گا کہ ایہام کسر
 اسی تصریح پر ہے کہ الحقائق شرعیہ میں مطلق علم غیب سے بالذات مراد ہونے میں آپ کی
 مان لیجائے در مشنوں میں کہ ذاتی و عطائی دونوں کو شامل ہوں مخلوق پر اطلاق
 میں ایہام شرک آپ کس گھر سے لائیے یون کو کسیکو رشید کہنا بھی ایہام شرک ہو گا
 کہ رشید اللہ عز و جل کا نام پاک ہو اور ذاتی اوستی سے خاص لکھ لکھ کر کہم تصریح
 فرماتے ہیں کہ ایسا اطلاق جائز ہے اللہ عز و جل کے حق میں اس کے معنی اس کی شان
 کے لائق یہے جائیے اور مخلوق کے لیے اس کے قابل۔ در مختار میں ہی جاز التسمیۃ
 بعلمی در رشید وغیرہما من الاسماء المشتکہ ویراوی حقا غیر یاراوی حق اللہ تعالیٰ
 تو قطعی طور پر روشن ہو گا کہ آپ خفض الایمان میں خود ہی مان چکے ہیں کہ الحقائق
 شرعیہ میں مطلق علم غیب سے علم بالذات مراد ہوتا ہے اب اس سے بدانت عمل

اسلام تھانوی کا مجموعہ ان زور دھانوی صاحب کی تصنیف بسط میں سر بازار تھا

ایوان

کے خلاف تبا کے جنون کیے دیتے ہیں صحیح برین عقل دانش بایہ گریست نہ
 کہ خود گفتہ خود ندانکہ پیست : سوال ہم تھانوی صاحب آپنے غنیمت جانا
 ہوگا کہ آیت مذکورہ میں علم بالذات مراد ہوا میں نے خفص الایمان کے ایک کلمہ
 کے نیچے داخل کیا جس میں شاید براہ مکابرہ کوئی حرکت مذکور ہو کر سکوگرہ سلما والا
 خوش نہواو سکے یہاں کے کلیات جزئیات سب ہمارے زیر نظر ہیں وہ دیکھنے پر
 اسی کلمہ کی چھٹی تفریع کی خفص الایمان یوں دکھائی ہے اسی بنا پر لا یعلمون فی السموات
 الا ما فیہن الغیب الا اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے جناب رسلنا ولے کو
 اپنی گھر کی بھی خبر نہیں سچ اوس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے بے اب وہ خود ہی
 ایمان لا چکا کہ آہ کریمہ و لو کنت اعلم الغیب میں علم بالذات ہی کی نفی ہو چلا ہو
 ہو کہ علم عقلی قطعاً بالواسطہ ہے تفسیر کس موضع سے اوس خفص الایمان کی جاتی
 بہن بسط البنیان میں کفر ہم بعد ایمان کفر پیل کے لیے اوس ایمان سے کفر کر کے
 اسے بدعت عقل کے خلاف بلاتعلیل کہتا ہے کہ اینجا خفص الایمان لکھتے ہیں نہ
 نقطہ عقل بلکہ بدعت عقل کے مخالف ہیں یعنی نہ صرف الحق بلکہ نرسے پاگل ہیں۔
 کیون تھانوی صاحب کیسی کہی قسمت کی بدی قسمت میں بدی کہ بیچارے خفص الایمان
 کو تفریع میں بھی غرویہ آیت گناہی پڑی اگر اور کوئی آیت لکھتی یا پسلی ہی ایک یہ
 قضاوت کرتی نہ شامت کی ماری بسط البنیان کو یہ برادوں تو پیش نہ آتا کہ غویہ
 اویسے موضع اوسکے خصم کا دعوی ثابت اور اوسکی کو اس باطل و ساقطہ مگر کیا
 کہے ایام کی گردش کا کیا علاج کذب العذاب و لعذاب اب آہرہ کہہ لو کا ذرا
 یحلون سوال اسم تھانوی صاحب آپرے بھی دیکھا کہ نہ فقط اسی آیت کے

تھانوی جیسے ستمہ کو اپنی اپنی طائفہ کی گلی بند کر لی

بلکہ جو بنوعوم شرعی اس مسئلہ پر استدلال میں رسنیہ والے نے ہمیشہ کہ اپنی
 اور اپنے طائفہ بھری گلی بند کر لی کہ جہان مطلق علم غیب کی نفی ہی خود اس کے موجد بن
 علم بلا واسطہ ہی کی نفی ہے یہ اس کے خصم کا نین مدعا ہے ولہذا المحرم عند خود
 سبب خیر کر خدا خواہد برع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری یہ سوال ۱۲
 گئے سوالات رسلیا والے کی راہ پر تھے جو اسے خود ماری آیت میں تیسرے پہلو
 ور ہے جو کچھ معرفت آخر چلے کہ کلام خطابی اور سترام جنفی عادی اور الغیب میں نام
 جنس کے لیے ہے اور خیر و سود سے خاص وہ مراد کہ عادتہ انسان جسے جنس
 و سلب پہ ظاہری اختیار رکھتا ہے عنایتہ فی حق میں کہ فی مثل فی الامور المسند
 من الخطابات کا یخرج بہ قولہ بعدہ و لو کنت اعلم الغیب اذ میں ہے خان قبل
 العلم بالشیء لایلزم نہ انقضاء عید کا لایخف قبل استلزام الشرط المحجز الایلزم
 انیکون علیا و کمال بل یکنی انیکون ماریا فی البعض کا مفسر تفسیر ابو اسود میں
 ہے رد لو کنت اعلم الغیب (ای جنس الغیب الذی من جملة ما من الاشياء
 من المناسبات النصحیة عادتہ للسببہ والمسببہ ومن البایات المستقیمہ
 للممانعة والمدافعة) کہ امتکثرت من الخیر (ای محصلات کثیرہ من الخیر الذی
 یطی فی جمیلہ بالافعال الاختیاریہ للبشر بترتیب اسبابہ و رفع موانعہ) و ما
 محسنی السوء (ای السوء الذی یلین التفصی عنه بافتوقی عن موجباتہ
 والمدافعة لموانعہ السوء ما مان متبہ ماہ مدفع کہ ظاہر ہے کہ رسلہ کی گلی
 اس مسلک کو الگ چلی کہ اس سے لام استغراق لایا جس اور سور میں غرض
 الموت تک شامل کیا جسکے دفع پر انسان ہرگز قادر نہیں اور بدیہی ہے

کہ یہ استناد عام عادی نہیں لاجرم مستنزام عقلی لیا اور واقعی محکم بھی یہی رہو
 پسند ہے کلام الہی غرور کو بر بانی سے خطابی کی طرف دعوایہ بجا و مذاق
 کے خلاف ہے کہ یہ نافع میں علامہ گفتارانی پر جو مطامع ہوئے معلوم ہیں
 انہی اگلے سوالات دسلیا ہی کی راہ یہ ہو کر اس مسلک کا ذکر ایسے کر دیا کہ
 دسلیا والا نہ لکھا خود نہیں سمجھتا جس کا بار ہا تجربہ ہو لیا کہ میں جواب بنائے
 کی جو کھڑا ہٹ میں ان بعض متاخرین کا سہارا یکٹے اور اتنی تیسرے نہ ہو کہ اسکے
 کلمہ مسلک میں بعد اشرقت ہر من الموت کی دلیل کس گھر سے لایا گیا اور جانے وجہ
 رم جنس ٹھہر تو غنی جنس منبہ کی کر گئی یہ اولاً جیسی البطلان ثانیاً خلاف ایمان
 نقص ایمان کے تو ساتون کر کر دیا کہ دسلیا والا پاگل جانو پچھ سکے تو علم غیب کا
 ذات ہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کی کر کے کیا پہلے سے بھی اونچی اور
 زیادہ ضرر و مست اگر کیے پھر یہ خلاف غنی جنس کیسے ان گئے یہ سچا ہے کہ جواب خود
 دی عادی دسلیا کے استدلال کو دیا رد کر دیا ہے دسلیا دا چھر تو دم لے
 سوال سوم آیا آپ کو یہ بھی خبر کہ نور اس مسلک والوں نے آیا کر یہ سے
 کیا کیا جواب دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی
 کرنے والوں کے کیا کیا علاج کیے تفسیر لب التاویل پھر تفسیر جلی میں ہر ذرا
 نہت قد خبر سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الغیبات وقد جارت احادیث فی بعض
 نہت ہوں نظم موعظہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھیں الجمع بینہ میں قولہ ولو کنت اعلم
 احیاب الاستکثرت من الخیر قلت کتمل انیکون قتل علی سبعین تواضع والادب
 دینے لاسم تغیب لان یظننی اللہ علیہ ولقد رہ لی وکتمل انیکون فان زک

کی کہ تاحی نزول قرآن کریم سے بہت پہلے کی اور پھر اوسکے مدعیس نفس بھی نہیں
نفس ہونا دیکھ کر خود اوسکا مدعا و سخن نہ بنا جبکہ کلام اللہ میں اپنی عرف سے چونکہ
نہ ہوڑا تو وہ نون مصیبتوں کی جامع ہوئی۔ غسوس کہ جنادیز کے بعد بھی نہ
سوچی۔ سوچے آوج کہ عقل کا نام نشان لگانے ہو وہ ہمارے اور اپنے تعلق
سے بسلیا واسطے سلب ہو چکی ہر دیکھے اوہ سر فرماں ہو تھا کہ جو ایسی دلیل
پیش کرے وہ نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ ہے تو ہمارے نزدیک رسلیا والا عقل سے
بہتر ہونا اور آپنے غرض الایمان میں آیا کہ میرے دو کنتا علم الغیب میں علم
بالذات مراد لیکر ربط البنان میں اسے نہ صرف عقل بلکہ بدہتہ عقل کو خلاف بتایا
تو خود آپنے نزدیک رسلیا واسطے یہ جنوں سوار۔ غرض اوسکے مبنوں ہونا و نون
ذوق کا متفق علیہ ہر پھر بھی کیا گیا ہے غیب دان تو ہر ایک کے نزدیک راہل
غیب دان ہے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی اعظم۔ جناب تھانوی جیسے شہادت
کریمہ سے آپنے استدلال کو بارہا بات تیرا تین کر کر گئی ہے یہ بارہ رد ہیں کہ
استدلال رسلیا کی ہوس کا موختہ بھرے کو آپنے نزدیک کافی ہو گا ہے چقدر بدعت
توسن پیش دو اندہ ام من چقدر پییدہ است او چقدر رسانہ ام من فصل دوم
در بد رسالت سے تھانوی کی نارادی۔ رسلیا اب آیت سے گزر کر ایک حدیث سے
سنہ جاتی ہے اس میں بھی جو نہ تعالیٰ اوسکی خبر لیتا ہوں اللہ عزوجل کو ہر بار کہ
تو مردم پھر ہی تھی وہ دیکھتے ہی کی سرکار سے بھی نامراد واپس ہوتی ہے و لا اللہ
تعلیٰ طو نیسہ خاک و بارگ بسلم و باللہ التوفیق سوال ۱۴۵۱ تھانوی سے
فرماتے ہیں حدیث میں ہے کہ بعض یقینوں کی نسبت قیامت میں حضور

رسلیا والا کیا ہے ہونا ہر عمار اور کھانوی صلیا کا اتفاق ہو

فصل دوم

اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنا جائیگا ایک الٹہ دے دے یا احد از الجہت معلوم ہو
 کہ قیامت کے بعض ازمہ تک بھی آپ پر بعض کونبات طامری نہیں ہوتے بالذات
 نہ بالاعطاء تھا تو ہی صاحب کیا ایکو معلوم ہے کہ یہ حدیث کسی ہر اسکی خبر دینے
 والے کون ہیں خود حضور پر نور رسید یوم الفشور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی او فوار
 ہیں کہ جو جو من کوثر یہ ہے حضور حاضر ہو گا وہ پیچھے لگا اور جو پیچھے لگا بھی پیاسا
 نہ ہو گا اور کچھ لوگ آئینے جنھیں میں پہچان لیتا ہوں وہ بھی پیچھے لگے پھر مجھ تک پہنچیں
 سے روک دیے جائیں گے میں فرماؤں گے یہ بھی مجھے تعلق رکھتے ہیں اس پر فرمایا
 جائیگا حضور کو خبر نہیں کہ انھوں نے حضور کے بعد کیا کیا۔ میں فرماؤں گا وہ جو
 دور ہو وہ جسے میری بعد تبدیل کر دی اتنے جب خود حضور ہی اس واقعہ کی
 آج اطلاع دے رہے ہیں تو علم ہونا کیا معنی بلکہ قطعا علم ہر در روز قیامت کی
 اس عظیم شغولی میں ذہول فرما جائیگا تو حدیث تمھاری مخالف ہے نہ کہ تائید
 اگر کیے ممکن کہ یہ اجمالی علم دیا گیا ہو کہ بعض لوگوں کے ساتھ ایسا واقعہ
 ہو گا اور تفصیلی نہ بتایا گیا ہو کہ وہ فلاں فلاں لوگ ہونگے لہذا اس حتمی
 کہ جو منع کیے جا رہے ہیں شاید ان کے غیر ہوں چکی ہو کہ خبر دی تھی ان کے روکنے
 پر انکار فرماؤں گے اقول بکنے کی نہیں ہدی آپ مستدل میں ایکو ممکن قہر
 وعسے وعل کافی نہیں جیسا یہ ممکن ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ تفصیلی خبر ہو
 اور اس شغولی عظیم میں یاد نہ آتا آپ یہ کس گھر سے لاسکتے ہیں کہ معلوم ہو گا
 آپ پر بعض کونبات نہ ہر نہ بالذات نہ بالاعطاء مان یوں کہے کہ معلوم ہو گا
 کہ حضور پر بعض اوقات بعض معلومات سے ذہول روا ہے پھر یہ ہمارے کیا حال

اگر کہیے ذہول عکاف نہ ہر بہ اقول اگر تھیں مہمات شہر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم پیش رو کا مومن کی قدر ہو تو جان لو کہ اصلاً ذہول نہ ہوا ہی عکاف ظاہر اور اسکا دعویٰ محض ہے اصل دنیا سر پر محو مدح و احترام میں شریعتین خاتمہ ہوا۔ فتوح علیہ من قیامت کا بیان دیجھو تو اوہ سن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم مشغولی کہ کروان صولن کر تہمہ معلوم ہوا غلطہ نہ آکر دیکھو کہ وہیں کہ کروان جس عظیم العظمیٰ کا وہ ہوا تو اس کا حواس جا میں این دکن و کنہ خود گم ہو کر یہ تو انھیں کا ظرف علی ہر کہ با وصف ان بشمار عظیم شلو میوں کو تمام جہان کی فہرستی فرمائی گئے سکھو یا سکھو کہ بھی بہت زائد عام احاطہ کون منتزل کروان کو سسون کے فاسنون پر مقام اور ہر جگہ بشمار مختلف کام اور اس سرے سے وس سکر ایک ایک تنہا وہی خبر گیران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی عراطل پر ہیں گزر کر رہیں ابھی عرض پر ہیں جلیون کو کھینچا رہے ہیں ابھی میزان پر ہیں اعلان تلوار پر ہیں۔ کروان طرف سے یا رسول اللہ یا رسول اللہ کی دردناک صدا میں آرہی ہیں اور انھیں ہر ایک اوس سے زیادہ پیارا جیسے مان کو کھو تا بچہ۔ دوسرا کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا عقل و عواس والا ہو اس سے بہت ہلکی سی ہلکی حالت میں سب مجبور مانتا ہے اور الامام احمد سند میں امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ہوا غم کے سبب بعض صحابہ کے حواس برباد ہوئے اور انھیں مدینہ میں تھیں بیٹھا ہوا تھا عمر بنو اللہ تعالیٰ عنہ زور سے اور سنا م کیا مجھے خبر بھی نبوی قادر وق اعظم نے صدیق اکبر سے اسکی شکایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اب دونوں حضرات

آدم نے تشریف لے کر مجھ سلام کیا اور صدق سے فرمایا کہ لک ان فاترہ علی ایک عمر سلا
 میں سبب ہو کہ تم نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب دیا میں نے کس مامعت
 میں نے تو ایسا کیا فاروق نے فرمایا لے والدہ لقتلعت ابن ہان خدا کی قسم تم نے عسا
 میں نے کہا واللہ ما شرت لک مررت ولا سلت خدا کی قسم مجھے نہ تمہاری آنے کی خبر
 نہ سلام کر سکی صدیق نے فرمایا صدق ثمن قد شغلک عن ذلک امر عن سبب میں کسی عظیم شغل
 کے باعث تعین خبر ہوئی۔ پھر عرض غنی نے اپنی فکر بیان کی کہ میں اس وقت اس سوچ میں
 تھا۔ دیکھے ہزاروں برس پہلے کی سنی ہوئی بات درکنار انکھوں کے سامنے آدمی آئے
 اور سلام کرے اور تفکر انسان نہ اسے دیکھے نہ اس کے سلام سے تاثیر عرصات مشیر
 اولین آخرین صحابہ تابعین علما محدثین رواۃ فخرین سبھی ہو گئے کوئی نہ کان نے حدیث
 شفاعت نہ سنی کہ لوگ کہہ رہے ہیں آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام
 کے حضور حاضر ہو گئے اور مرموم پھر گئے نفسی نفسی سنینگے اخیر میں جب بعضہ بنعم رسالت علیہ
 افضل الصلاۃ والرحمۃ باریاب ہو گئے مراد پائی گئے انما انا الہا کا خردہ جان بخش سنینگے کہ
 میں ہوں شفاعت کے لیے میں ہوں شفاعت کے لیے کہ درون سنے سنالے پڑھنے
 پڑھنے روایت کرے کہ یوں جن کھینچے و غلطوں میں بیان کرنے والوں کو کسی کو یاد
 نہ آئیگا کہ یہ وہی واقعہ تو ہے جیسے ہمارا بچہ کہہ جاتا ہے اس سخت مصیبت کو قوت کیوں نہ
 دیکھتے پھر میں ہرے کو دیکھ نہ ماضیوں جہاں سائل کو مراد ملتی ہے خیر اس وقت سب
 بھولے ہو کر تھے آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے جو کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی واقعہ ہے
 یہاں بگڑا نہ آیا تو نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے مایوس پھر کر آیا تو یوں دیکھ رہے ہیں تو
 سب کو یاد آنا کہ یہ وہی واقعہ تھا کہ وہی سبب ہوا ہے جس سے ہوا ہے جن برسوں کے

رسول میں مشغول رہے جن اس قدر عظیم و کثیر زادہ ان یوں پر بھی کر و رن میں ایک کو اصلا
 یاد نہ آئیگا یہاں تک کہ جو ترتیب ارشاد ہوئی ہے پوری واقع ہوئے اور ضرورت تھا کہ یاد نہ آئی
 کہ خبر تو یہ فرمان ہے کہ یوں ہوگا اس میں فرق پڑنا محال ہے یوں میں یہاں بھی خبر ہی ارشاد فرما دیں کہ یوں
 ہوگا بعض لوگ یوں رو کے جائیگے میں یوں فرماؤں گے بلکہ یوں عرض کریں گے تو جیسے
 اسے خود بتایا ہو خود فرمایا ہو واقعہ اس وقت ذہن اقدس سے اتر جائے کہ یاد آئے پر
 ہرگز نہ فرماؤں گے نہ کہ وہ جوابی تو واقعہ واقع نہ ہوتا اور خکا غلات محال ہے تو ذہول و اعیب ہی
 لیقضى الله امر اكان منفعولا **ثالث** انباء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے زائد
 کس کی عقلی تیار مت میں رب عزوجل اوتے پوچھیں گے ماذ الجبتم تم جو بات کے لیے
 آئے تھے تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے کہ علم لانا ہمیں کچھ خبر نہیں عالم القرآن سیدنا
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور امام مجاہد و امام حسن بصری و زید بن اسلم
 مولای امیر المؤمنین فاروق اعظم و سدی کبیر ائمہ تابعین نے فرمایا کہ مہیت کے سبب
 دنیا علیہم الصلاۃ والسلام کو نہ ہول ہو جائیگا یہ تمام ماجرا کہ عمر بھر کفارنا بکار کے ساتھ
 کو ٹھین گزرا مسلا یا دنہر گیا لہذا عرض کریں گے میں کچھ خبر نہیں بجز جب حواس بر جا ہونگے
 اور خبر شہادت دینگے ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و تخریج عالم القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 اس کی یہ کریمہ کی تفسیر میں ماوی قال فرقا تہل عقولہم ثم یروا اللہ عقولہم فیکونون
 ہم اللہ میں یسا ہوں خطیب اسی جناب رفیع سے راوی یتادی کل آدمی یومئذ یارب
 نفسی نفسی ہاں تک خبر آتے ان ابراہیم یسحق بساق العرش یتادی یارب نفسی نفسی
 ہاں تک خبر ہاں تک خبر منی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم بقول یارب اتی استی الامم ویکرم فعدہ ذلک
 یہی بالانبیاء والمرسلین قل ہم ماذ الجبتم قالوا لعلنا نؤت الماعز و ذللت

[illegible]

یا اے کوئی بہت ذہن سے نہ اوترنا ہی تعجب و خوف ظاہر ہے۔ الحق الحق کرو رہا کرو
 علوم کریمہ اور اشغال جلیلہ غیر میں مستغرق رہنا تصور اقدس سے ملنے والے علم پر
 سمجھو اور ایک ظہیر فرق حادث بشری ہے تو ناچار اس کے خلاف یعنی موافقت عادت کو
 خلاف نہ کرنا کیسے احمق جاؤں یا بہت دھرم سنانہ کیا ہم سے اس کے غلام اہل اسلام
 سے آقا و کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کیا یہ کرم و عظیم آؤدیکھیں دوچار جزئیات سے نہ در
 زہول بھی ہو تو رحمت ہی کی جانب ہو اذن کرو تو راؤ کو بد کام ہی اوترے وہ خود راؤ
 بخار ہے کہ یہ رب مہی و من امتی اسے میسر کرے تو میرے ہیں میری امت و دین
 سے کمر بستہ بگاڑا راستہ خود این چنین باید بد بین و نام او گنجین میم مشہد رہا
 سے یسی بندھی شیبہ خنجر شکنیں گھنٹیں بدرون جہان میں دھرم تھماری کر کی

سنت اللہ تعالیٰ و مسلم و بارک علیہ دئے آله قدر لغیرہ الفضل و جودہ و نوابہ و جبار و جلالہ
 و سب و جلالہ و حذر و کمالہ میں تسلیم یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ نفی علم بطرح بحال عدم
 یعنی نہ ہو سکتا ہے یہ ہیں جس زوال و زہول بھی کہ حضراتِ سرسلین کرم علیہم الصلوات
 و السلام نفی ہی فرمائیے کہ اعلیٰ لہ میں کچھ علم نہیں سوال ۱۴۶۱ اختلاوی صاحب
 یہ تو مسلمان کی کائنات کی کھپ یعنی بودی پوج میں استمال پر احتمال بلکہ ظہور زہول کا
 تہہ تہہ اس کے توڑنے کو ہی بہت تہہ آگے تھیل کے بھاری پتھروں کا سینھ لیجے یہ
 دھڑکتے بڑے گڑ گڑاؤں کو ترو بالہ التوفیق تہہ انہی صاحب احتمال درکنہ راہ
 یہ تہہ یہ کہ خود تسلیم دئے کہ یہ ان دفعہ زہول ماننے سے کہ ہر مغرور بکا زہول
 و زکا فرما فرما خود مقبول مگر حجب راہ کہ کچھ توں اپنی پکڑ کے باعث کجک آبی عرض سے
 دفعہ زد کے باغیگے جسکے لیے اس باب میں شہادت بھی قبول نہو گے بد شفعہ راہ

حدیث کریمہ اسناد صحیحہ کا ذکر ہوا ہے

تسلیم کو پاس ہو کر نہ بھی

حال سنا خود اوتھیں دور دور فرمایا گیا والیاء بالہ تعالیٰ تم پر رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تو اگرچہ اس کی تفصیل معلوم نہ ہو نا ہی فرض کر لین حکم مسلم الوقوع پر انکار کے کیا معنی اور
 خلاف مرضی الہی شفاعت پر اقدام حضور سے کب متصور اوتھیں روکتے ہی خیال
 اقدس میں آجانا لازم کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا روکا جانا اللہ عزوجل کی تقدیر نافذ
 و قضاء میں نامکن اور دوسرے جسکی خبر خود مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ اس کے لیے بالتفصیل
 اوتھیں نام بنام جاننے کی کیا ضرورت اور اس احتمال کا کیا منشا کہ اگرچہ اللہ عزوجل
 ہمیں خبر تو ایسوں کے روکنے کی دی ہے مگر یہ شاید اور ہوں۔ غایت یہ کہ اگر کسی
 فرماتے بھی تو یوں فرماتے کیا یہ وہی لوگ ہیں جواب ہو جاتا ہاں وہی ہیں قصہ ختم
 شد کہ شفاعت پر اقدام فرماتے کہ یا رب معنی کن اسٹی الہی یہ میرے ہیں اور میری
 امت۔ اگر بغرض غلط اور لوگ ہونے کا احتمال ضعیف خیال النور میں گزرتا بھی تو ظاہر
 پہلو پر شفاعت خلاف مرضی تھی اور ایک احتمال پر شاید مرضی اور رسول کی شان
 نہیں کہ ایسے امر پر اقدام فرمائے جس میں غالب پہلو نامرضی الہی کا ہے بلکہ رسول کے
 غلاموں کی شان ہے ہر اوس امر سے دوری جس میں ضعیف پہلو نامرضی خدا کا ہو ورنہ
 مایہ یک اے مایہ یک تو بلاشبہ ثابت کہ یہ خود ارشاد فرمائی ہوئی حدیث اوتھیں
 ذہن اقدس میں نہ ہوگی ورنہ ہرگز اوتھیں روکنے پر انکار فرماتے اور جب اجمال سے
 ذہول ثابت و متفق جسکے ماننے سے رسایا جاری کو بھی مضر نہیں تو تفصیل سے
 ذہول بہرہ اولے ثابت کہ وہ اجمال منع سے زائد ہے۔ تھانوی صاحب اب
 استدلال کی خبر میں کہیے اب رسایا کی عقلیہ کے ناخن لیجیے کیسا دلیل علم کو عدم
 علم کی دلیل بنائے لیتی ہے۔ تھانوی صاحب ذہول منافی علم جریا مقتضی علم

کھانا نوی است لال پیرس اور دیکھانی کھانا کا صحاح احادیث کو دیکھ لانا

رسلیا والے سے کہیے عقل دیوبند گنگوہا نالوتہ انہیٹے تھانہ جنوں کے نبیوت
 تو کی دشمنی رکھتی ہے ع یہی بس ہے کہ دلوں کے نبیٹے ہے۔ کسی درگاہوں
 میں کچھ راموں کو یا تھوڑی دیر مانگے کوٹے تو چوہل آسکوں سے سوچے اور آخر
 گھر پر تیر چھری پھیرنے والی حدیث کو اپنی حقیقی نہ سمجھے۔ مگر رسلیا تو اسی اندھی
 مت پر دم ہے کہ شارحان مواقف و طوایع تو ادا کی تکفیر کریں اور وہ اویٹے کا
 اپنی سند جائے کذکک یطیع اللہ علی کل قلبت کی جینا کہ سوال ۱۲۷
 تھوڑی صاحب ہین مکم ہے اذ بحکم فاحسنو الذمۃ جب ذبح کرو تو اچھی طرح
 ذبح کرو۔ میں رسلیا کو یوں سسکتی بکتی بچوڑا لگا بلکہ پٹھان کا چہرہ جینک اوست
 ٹھنڈی ہو رہا تھ نہ رو کو رنگ۔ میں ثابت کروں گا کہ اجائی دکن راجا شبہ حضور
 علیہ السلام کو ان لوگوں کی تفصیلی علم سے واقف بہت پہلے عطا ہو
 اور رسنیہ کہا کہ قیامت تک بھی آپ پر بعض کو نیات غایر خود کھنسن کہ نہ انفر
 و تکیب احادیث سید الانبیاء علیہ وغنیہم الصلاۃ والسلام بررسند میں بسند صحیح
 جید حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حیاتی خیرکم ورنی خیرکم تعرض علی عما لکم فیما کان من
 من مدت اللہ علیہ واما من سنی استغفرت اللہ لکم میری زندگی تمہارے لیے
 بہتر اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر۔ تمہاری مثال مجھ عرض کیے جائیگی
 میں بھلائی پر چڑھ آؤں یا لارنگ اور برائی پر لہہ دلی سے تمہاری بخشش چاہوں گا
 مستعد عارث میں جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات کانت وفاتی خیرکم تعرض علی عما لکم جب میں

استقل فرماؤنگا تو میری وفات تمہارے لیے خیر ہوگی تمہارے اعمال میں حضور
 پریش کیے جائینگے میں نیکوں پر حمد اور دوسری بات پر تمہارے لیے استغفار
 فرماؤنگا اب سعد طبقات اور حارث مسندین اور قاضی اسمعیل بسند صحیح بکر بن
 عبد اللہ زنی سے اسکے مثل راوی امام ترمذی محمد بن علی ولد عبد العزیز سے راوی
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعمر من الاعمال یوم
 الاثنين والخميس علی اللہ تعالیٰ تعرض علی الانبیاء و علی آلاہ و الامہات یوم الجمعة
 ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اعمال اللہ عزوجل کے حضور پیش ہوتے ہیں اور ہر جمعہ کو
 انبیاء اور ان باپ کے آگے ابونعیم علیہ الاولیاء میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعمال استی تعرض علی کل
 یوم جمعۃ بیشک ہر جمعہ کے دن میری امت کے اعمال مجھے پیش ہونگے امام اجل
 عبد اللہ بن مبارک سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
 راوی یس من یوم الا و تعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امنہ و
 عشیائہم لہم بسا اہم و اعمالہم کوئی دن ایسا نہیں جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پراوٹکی امت کے اعمال صبح شام دو وقت پیش نہوتے ہوں تو حضور
 اور انکو اپنی پیشانی سے بھی پہچانتے ہیں اور انکے اعمال سے بھی تیسیر شرح
 جامع صغیر میں ہے وذلک کل یوم کما ذکرہ المولف و عدد من حضور صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم و تعرض علیہ ایضا مع الانبیاء و آلاہ و الامہات یوم الاثنين و الخميس رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیشی تو ہر روز ہے جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی نے
 ذکر فرمایا اور اس حضور کے حضور سے گناہ اور ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو بھی حضور پر

اعمال امت انبیاء باکے ساتھ ہمیشہ ہوتے ہیں ان احادیث سرور میں جو
 کہ امت کا ہر عمل بارگاہِ مقصور اقدس میں اعلیٰ العہد اعلیٰ علیہ وسلم میں تین بار
 عرض کیا جاتا ہے ہر بات کے عمل میں کو اور ہر دن کے شام کو پھر جمعرات سے
 تواریک کے اعمال پر کو اور ہر سے بدھ تک کے جمعرات کو پھر ہفتہ بھر کے اعمال
 جمعہ کو۔ جو جو لوگ اپنی بد اعمالیوں کے باعث حوض سے روکے جائیں گے ان کو بارگاہِ اعلیٰ
 ہم ان کم ترین ہر حضور پر پیش ہو لے پھر قیامت تک ظاہر نہ ہونا کیسا صریح جھوٹ اور جھوٹ
 کی تکذیب ہے۔ تھانوی صاحب کیا یہ احادیث صحیحہ دوسری دلیل روشن نہیں جو
 رسیدا دے کو قبول ذہول پر مجبور کر تگی اور اس کے استدلال کو مردود و مقہور ہوتے
 ہے یہ جعلیہ لفظ ذہن انسا لہ من ذہن سوال ۱۷۸ تھانوی صاحب ذرا سنو کہ
 تحیک کر رکھے حجر کے تے دم سے تسمہ لگا کر تو لکھ کرے میں یہ بھی ثابت کر دوں گا کہ
 عیناً بڑے میں پیش از قیامت بلکہ دنیا ہی میں حضور کو ان کے اعمال کا مفعول علم ہے
 صحیح مسلم مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی باع لہا حسبتا قیسا
 بھیریری تم امت مع اپنے سب اچھے برے اعمال کے پیش کی گئی سنن ابی داؤد
 و جامع ترمذی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں عرضت علی انہم اشی حے القذاۃ بمنزجہا الزبل من السجود عرضت علی
 انہم اشی نعم از دنیا اعظم من سورۃ من القرآن او یز او یز یا جل نعم نسیب البھیریری
 امت کے ثواب کے کام پیش کیے گئے یہ تنگ کہ تنکا جسے آدمی مسجد سے نکال
 اور بھیریری امت کے گنہ ہمیشہ ہو سے تو میں نے کوئی گنہ اس سے بڑا نہ کیا

استدلال تھانوی کا جو قطار و تھانوی صاحب کو نقصان پہنچا دینا

علیہ وسلم کو سزا کی خبر

ہر کسی شخص کو قرآن عظیم کی کوئی سورت یا آیت دی جائے وہ اس سے بھلا دے اور اپنی
 حکم کبیرہ ضیاع مقدسی فتح راہ میں اسلحہ صحیح طریقہ میں اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ

میں سے نانا اعرف بار میں مہم من احکم بعنا حیلالات اس جملہ کے پاس میری امت محمدیہ
 پیش رو کی گئی یہاں تک کہ میں انہیں ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسے تمہارے
 کوئی اپنے پار کو۔ اتنا ہی صاحب اب غور پر بعض کو نیات لکھ رہے ہوں گے کی خبریں کہیں
 کیا آپ نے کہیں گے کہ سنیا کتنی بڑی جزا ہے بیک اور امانیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی تکذیب میں چالاک اور اس سے نفی فضائل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی کسی نوعی ناپاک ہے ناخدا کا تعالیٰ لا یصلہ کلکم تعالیٰ القلوب ان فی الصدہ

سوال ۲۷۹ اتنا ہی صاحب رسلیا سے کہیے چلی کہاں تھوڑا اور جی جاگڑا
 ہی میں خاص یہ واقعہ بھی اور وہ لوگ اور ان کی حالت سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو نہ فقط بتانا بلکہ انھوں کو دکھانی گئی صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے انہیں نازا زبرد

حق اذاعہ تمہیں خرج رجل من مینی و منہم فقال لم نقلت این قال الے النار والشرکت
 اور انہیں قال اہم ارتدوا البک علی دارہم الغرقری میں سورہ انفان گاہ ایک گروہ
 اگر ایسا نہ کہ کہ جب میں سے انہیں پہچان لیا ایک شخص نے میرے اور ان کے جملہ
 سے ٹکڑے کر دیے کہا تو میں نے فرمایا کہ ان - کہا اند کی قسم دوزخ کی طرف - میں نے
 فرمایا ان کے کیا حال ہے - عرض کیا حضور کے بعد ان کی پاؤں اپنے پیچھے پلٹ گئے - اکثر کی
 روایت نامم ہے اور روایت بعض قائل نامم اس کے منافی نہیں اور اس کی توجیہ مؤثر ہے

استدلال کھانوی کا یا کچھان اردو اسلامیہ الکلی جہالت

کہ نہ رہی فی المنام ماسبق لہ فی الآخرة کما فی الرقود الخ وغیرہا یعنی جو واقعہ آخرت میں
ہوئے والا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلے ہی خواب میں دکھایا گیا
اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خواب بھی وہی ہے تو روایت اکثر کی نفی ناممکن اور
عمدہ وغیرہ کا قاف کو اوجہ کہنا نون کا انکار نہیں نہ اس کے وجہ ہونے کے منافی
بلکہ انصافاً اسے اوجہ کہنا خود محل نظر و محتاج وجہ ہے۔ تھانوی جیسے اب تو
تمام عیون و احتمالات سے شکر اخص الغصص نفس واقعہ کے وقوع پر آگئے اب
رسل کی نبض دیکھیے موت کے بعد کی گرمی بھی ہے یا وہ بھی رخصت ہوئی۔

تھانوی صاحب ڈو بتا سوار پکڑے اور موج کا لہجہ بال کے متواتر تپا پنجو آواز الے
بین اولے آنکھ میچ ملے تو کیا انہم مغرقون سے بچ جائیگا مگر آپ رسل کی میچ
مقاہع من جدید لو ہے کے گزروں سے ٹھوکیے کہ اتنی سی جان اور شیران کا
سیدان اور اسمین اسکے کرشمون کی یہ آن بان۔ شاہ باش ششنبو بہ تری جگر کو

سوال ۵۰۔ تھانوی صاحب اب رسل کو دوسری کرٹ لٹائیے یہی

شیخ مسیح سلم شریفین حضرت اسمائیت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے

یون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدو خدا ناس دونی

فانقول یا رب منی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملو البعدک کچھ لوگ مجھ تک پہنچے

پہے پکڑ لیے جائیگے من عرض کروں گا اے میرے رب میرے ہیں اور میری امتی

اسپر کہا جائیگا کہ حضور کو معلوم نہیں کہ انھوں نے حضور کے لئے کیا کیا۔ اسکے

نصاف مغربی ہیں کہ حضور کو معلوم ہے یہ استغفار انکار ہے اور نفی کی نفی

اثبات تفسیر القرآن میں ہے انہ استغفار انکار والا نکالنے تو وہ حق علی التقریب

استدلال تھانوی کا پھیلاؤ درود و نفس و حدیث

کی آنکھیں بند

جائے دیکھتے تطابق نہ ہی بعض حدیثیں اثبات صم کر سکیں اور بعض نفی۔ بے تطبیق
 کیا ہے۔ وہ دیکھو ذہول اسکا کافی غماض۔ علم حاصل اور اس وقت اس سے
 ذہن ذاہل بنظر اول اثبات ہے اور بنظر ثانی نفی۔ اب استدلال کی بنیاد دیکھیے
 تھانوی صاحب رسلیا سے کہیے نازک نازنینوں کو سمرک مردان میں آنا کہنے مانا
 ترا کہ گفت کہ اے نازنین زپردہ برآئے بغیرہ برصفت مردان مشیر انگن زن
سوال ۵۲ آپ نے دیدہ دانستہ رسلیا والے کی کوری دیکھی وہ انگلیوں پر گیا
 تو ایک توپٹ نہیں کیا آپ نے بھی رسلیا کو نہ سوجھائی کہ یہ کی بچوٹی وہ دیکھ کر خیر
 اکبر آج سے بارہ برس پہلے انباؤ اللہ صغیر بن فرما چکا ہے کہ ہاں وہاں تمام عجیب
 دجلوی و گنگوہی و جنگلی و گویا سب کے دعوت عام ہے اجماع و شریک
 چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالة یا ایک حدیث متواتر
 یقینی الافادہ چھانٹتا میں جس سے صاف مزید طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول
 قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان و مایکون سے فلان امر ضرور واقع
 صے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا جس کے علم حضور کو رہا یہی لکھا فان لم تفعلوا
 ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یجھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لاسکو
 اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا
 دغا بازوں کے مکر کو و انھل للہ مراب العالین کچھ سمجھے کہ یہ جلد جس کے علم حضور کو رہا
 ہی لکھا تھا کہ اسے ایسے ہی وہم و گمان کی وارو کو بڑھا دیا تھا کہ ذہول خود علم دینا
 جانا چاہتا ہے نہ کہ علم دینا ہی لکھا۔ کیونکہ تھانوی صاحب اتنے شدید کوڑے
 کے بعد بھی رسلیا وہی اوندھن لائے اور کیونکہ نہوتا کہ وہ تو فرما دیا تھا ہم

کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے اللہ عزوجل اپنی ایمان والے بندوں کا قول پورا
 کرتا ہے یشب اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیاء فی الآخرۃ
 والحمد للہ رب العالمین سوال ۵۳۱ تھا نوی صاحب سب جانے دو
 انباء المصطفیٰ من قرآن عظیم کی آیات قطعیۃ الدلالات سے روشن ثبوت دیا
 کہ روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان و ماکون کا مفصل دروشت و واضح
 علم اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا
 پھر فرمایا نہ حدیث احاد گریہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو مگر قرآن کی تخصیص کر کے
 بلا و کے حضور مضمل ہو جائیگی پھر اور کھول کر دکھا دیا کہ حق تعالیٰ ان آیات کے
 خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح قطعی الا فادہ نہیں رکھا سکتے اور اگر بغرض غلط
 تسلیم ہی کر لیں تو ایک ہی جواب کافی کہ عموم آیات قطعیۃ قرآنیہ کی مخالفت میں
 اخبار احاد سے استدلال محض ہرزہ باقی پھر اسپر تین تصریحیں تمہارے پیر مخان
 گنگوہی جی کی سنادی تھیں کہ خبر واحد بیان مفید نہیں (۲) قطعیات کا
 اعتبار ہے نہ لسانیات صحاح کا (۳) احاد صحاح معتبر نہیں پھر تمہارے طائفہ
 بھر کو دعوت عام میں عاف سنا دیا تھا کہ ایک حدیث متواتر یقینی الا فادہ چھٹا
 تاہن اور سلیا استدلالیاتیات قاہرہ کے بعد بھی وہی ایک حدیث احاد لکیر علی
 اف ری جیما تھا نوی صاحب دھرم دھرم سے کہیے سلیا اندھی ہے یا بگلی یا
 سکارہ نادافون کو چھنے کے لیے دیدہ و دانستہ اندھی بگلی بنکر نکلی۔ آدمی کی
 صورت کبھی بان نہ کہ بول دوجی کر کے آنکھیں بند کر کے اپنی مونہ کی ٹٹلی
 کھول دو۔ تمہاری چپ نے تمہاری جواہری جواہری جواہری کی اور بھی

استدلال تھا نوی کا اٹھواں رد۔ رسد سلیائی جو بھی صورت داسی

راہ ماری۔ مجھ تو کوئی ایسا رقیہ بھی یاد نہیں کہ چپ کا بھوت نکھارے سر سے
 اوتار دوں۔ تھانوی صاحب رحمہ اللہ تو ملاؤ دم کہاں ہے۔ ہمت تیری
 خاموشی کی۔ ختم کا قول نہ مانا ہوتا اپنے بزرگ گشتو ہی جی کے یتون قول تو دیکھ
 ہوتے یا وہ بھی یتون مضم کر لیے۔ جب وہ صاف نفلون میں بار بار بتا گئے کہ
 یہاں حدیث آحاد اگرچہ کسی ہی صحیح ہو مگر قابل اعتبار نہیں تو قرآن عظیم کریم
 اپنی اونٹ بھی سمجھ سے یہ حدیث آحاد کس موٹھ سے لیکر چلے یہ عین تو اس کا کوئی جواب
 دینا ہی تھا وہی گنگوہی تقلید کے ثلاثہ پیش کر دینے تھے مگر الحمد للہ ہم اس سے
 پہلے بعد البواہیہ ہم سات جواب کا کامل عذاب اوتار چکے اس کے بعد اٹھواں یہ بھی
 دکھا دیا کہ رسلہا جو آٹھوں کا ختم کیت ہے اس کی ہر گانٹھ کھول دی جائے
 کہ بان بھی کو سہ ہو ہوا مثل مشہور ہے بان مٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی۔ آپ نے
 حضرت گنگوہیہ تآب یا جو خلاف کیا اونہیں کی سنت پر قائم ہو کر کیا وہ ضباب
 تناقض نصاب اپنی اسی بیاہین میں بان بان اسی بحث میں جہاں قول اصل
 لکھ کر احادیث صحیحہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل و بیکار کر دیا تھا
 اگرچہ صحاح بخاری و مسلم سے بھی اسے درجہ کی ہون و ہون و ہون اسی موٹھ میں جب
 علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی پڑے ایک حکایت ہے اصل نفس کر کے
 کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے چھبے کا بھی علم نہیں صحاح آحاد
 بالاسی طاق ایک سے اصل حکایت پر اوقات رسم لگی ادر وہ بھی اس ڈھٹائی سے کہ
 شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں حالانکہ شیخ قدس سرہ تو یہ فرماتے ہیں کہ این
 سخن اصلے ندارد و روایت بابان شیخ نشہ است غرض بات وہی ہے کہ

گنگوہی تھانوی صاحبان کا بیحد کٹر ویر

لنگوہی صاحب کی داوند فریاد اور بھین کی سنت پر متعین اعتماد۔ بلکہ انصافاً
 تم ادب پر چڑھ کر رہے کہ اولاً حدیث صحیحہ تو ہے نہ ادنیٰ سی بے اصل حکایت۔
 اگرچہ آحاد ہونے کے باعث قرآن عظیم کے حضور ضرور منحل ثانیاً ادنیٰ سی جرات
 آپنے لگی کہ جو عالم اوس روایت کو صاف بے اصل بتا رہا ہے اسی کے سراو کی
 سند باندھ دی۔ مگر خوش نہوا ٹھٹھیری ٹھٹھیری بدلائی ہے یوہین دو طرح
 وہ بھی تہہ پر چڑھ کر رہے آؤ لنگوہی جو روایت لائے ظاہر النبی علم تو کرتی ہے
 اور اپنی لائی ہوئی تو اور اثبات علم فرما رہی ہے جسکا بیان ابھی کر چکا تھا لنگوہی
 صاحب نے کالی تو اپنی ہی بات کافی اور رسیدی ہے تو اپنی ختم کے اتنے عروج
 دیکھتوں کو بھلا کر پھر دی خاک چائی براہین اگر اپنی ناقص ہے تو بسط البیان اپنی
 ختم سے ناشر نہ۔ آپنے سنا ہوگا العروس مختل۔ و مختصبت مختل۔ و کل تینے
 مختل۔ غیر ان لایعنی الرجل سیوال ۵۴۷ آپکو تو نہ سوچی مگر آپکے کسی
 رٹکی والے کو سوچی کہ قرآن عظیم و اعاذیث جلیلہ ناطقی عموم ماکان و ما
 یکون ہین اونے جان کیونکر چکی اور محمد رسول اللہ علیہ السلام علیہ السلام
 کے علم عظیم کو گھٹا کی راہ کیسے گھٹا کی لہذا رٹکی والے نے آپسے پوچھا اور
 آپنے جواب میں خط لکھا یا شاید آپ خود ہی سانس و مجیب ہوں **ع** اذالم تجر عاراً
 لغمر بہر حال وہ خطائی خط سراپا تھا بہر تن غلط اس مقام کے ماشیہ ہین
 رسیدیا پر چڑھا اوسمین آپنے طویلی کی بلا بیماری خفصہ الایمان کے سر ڈالی
 ہے کہ اسکا جواب خود غلط الایمان میں کافی طور پر موجود ہے اسکی پشت پر
 نقل کیے دیتا ہوں موقوف تو تھا کہ یہ ہین خفصہ الایمان کی اون پسینہ سر آکھوں

دو لون صاحبوں کا نام ہی اوتا پڑھاؤ

اسد اللہ خان لکھنوی کا نواسہ درود علیا کی دلیل اور دوسرا لکھنوی

کے برحق کرد کہہ تا مگر اس پر غرض الایمان کے رو میں بفضل عزوجل مستقل رہا
الحکم التناوی لکلیۃ التناوی موجود اب قصہ کرتا ہوں جو عزوجل
اپنے کرم سے راست لائے کہ اوسے انھیں سلسلہ سوالات میں مسلسل کروں
اور جہنما میں جیسے اختصار رکھوں کہ ایک ضرب نکر کی شکایت نہو اور اس اثنا کا
نام باندہ تعالیٰ انتہا والسنان الی طرۃ اخیرۃ بسط البیان عن
غرض الایمان کی کرشمون کی ناز برداری تو انشور اللہ القبار و زمین دیکھے بیان ہو
آپسے ایک تازی اور اسپر نہ یاد کی اوسیکو موت کا مزہ چکھ ڈن۔ عذاب پر
گرن رڑ کوئی راوی اگر یہ خطائی معذرتی کا ہو اور کچھ وجہ نہیں کہ آپکا نبوت آپ
ارومین فرماتے ہیں اسپر آئنا اعجاز اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جواب
مذکور (غرض الایمان) کی ضرورت اون عبارتوں میں ہے جو قواعد شرعیہ سے
حجت میں اور جو عبارات حجت نہیں وہ نصوص نافذہ علم محیط کے ساتھ خود مدار
ہیں کہ شرائط تعارض سے تسادی فی التقوۃ ہے پس جواب میں اتنا کافی ہی
کہ راجع کے سامنے مروج ساقط و متروک ہے جناب علم محیط غیر خدا کے لیے ایک
ختم بھی نہیں مانتے دھر گزاونکا کوئی استدلال اسکے منافی ہے کہ آپ معارف تک
چلیں بان خدا کا شکر کہ چلتے چلاتے آپکو موت سے بھر حق کش گیا کہ نصوص علم محیط
کی تلقی فرماتے ہیں اب ایسی وہ الی یوم القیمہ کی ساختہ قید خود بھول گئے حق بر زبان
جاری شود تغیر تو آپکے زعمی بہشتی زیور میں عمر گنوائے کا نتیجہ ہے ایسون کی
محنت صاف اپنی صفات ہوتی ہے او من یشوا فی الحلیۃ و هو فی الخصاص
تغیر مبین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قتادہ نے اسی آیت کریمہ کے تحت

۱۰- اپنا ہیوٹ آپہ کھول کر

میں کہا تھا تمہارا تریان تکلم کہتا الا حکمت بالجہ علیہا معرض یہ ہے کہ انباؤ
 المصطفیٰ کراؤں بالای سرگٹو ہی صاحب کی تصریحات فی الذار و مقرب یہ تو سلیا
 والے کی خود اپنی جائی اپنی گائی ہے اس سر کیوں آنکھ چرائی ہے دوست بوجھے
 کہ تیرے دھرم میں قرآن عظیم کی آیات قطعیتہ الدالات راجع ہیں یا حدیث آماد
 ظنی الروایہ فنی الدرایہ پھر کس موخہ سے اپنے زعم باطن میں قرآن عظیم کے رو
 کے لیے اوکھنیش کرتا ہو روایت بھی مروج درایت بھی مروج روایت ٹھونہ سمجھی تو روایت کی
 مروجیت تو بدیہی تھی پھر آیات قرآنیہ کو کیوں رد کیا مروج کو ساقط متروک کیوں کیا
 ہاں یہ کہہ کہ یہ قاعدہ توفضائل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر دے کہ
 جو لصوص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل علیہ کائنات کے تلوچوں
 وہی ساقط متروک ہیں اگرچہ آیات مریکہ قرآن عظیم ہوں اور اپنے زعم شیطان
 میں جو روایت رد فضائل میں مل جائے وہ معمول و ماخوذ ہے اگرچہ روایت و درایت
 ہر طرح مروج ہو گٹو ہی جی کی نہ کیجی کہ رد فضائل اقدس کے لیے کیسی بے اہل
 حکایت پر ایمان لائے اور اثبات فضائل علیہ میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کے نفوس
 مرد و ٹھہرائے یہ دھرم ہے یہ ملائی ہر قائلہم اللہ ان یؤثقلن سوال ۵۵
 اسکے بعد آپکا خطائی خط کہتا ہے اہل ادب یہ ہے کہ مروج میں تاویل مناسب کی جائے
 سوا کی ذمہ داری میں سب برابر ہیں صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں آتش فغلی از غمانہ
 بھون خباب آپ کی سوئٹھ کھل گیا کہ اگر حدیث میں وہ ملائ قاہرۃ اثبات نہ ہوں کہ
 اپنے آپ پر القافرمائے نہ بھی ہوتے جب بھی براہ ادب اوسمیں بھی مناسب تاویل
 فرض واجب تھی پھر کس موخہ سے اسے قرآن عظیم کے رد کے لیے دھڑکی

استدلال کھاناوی کا درجہ اعلیٰ و درجہ اعلیٰ و درجہ اعلیٰ

تھا تو ایسا کیا کہ وہ اس کو فرما کر دیا کہ

رسالی میں دیکھی

مگر یہ کہیے کہ یہ تو ادب کی بات ہے اور رسالہ والا ادب سے محروم انفر و لہذا اگر وہ
 بے ادبان میں سبب اشرف و علی جناب یہ آیت سے استدلال کرنا کہ
 رو اور حدیث سے تمسک کر دینا کہ رو میں کیا رسالہ والے کی جو غیبت
 مذہبائیس کو یہ بائیس آپ کافی سمجھتے ہیں ارقام بیات میں بائیس الہ ہے
 اور کب اونڈھا نا اس الہ سے رسالہ کا کب نہوا تو کب ہونا چاہیے یہ مفصل
 سو ہم علم ماکان و ما کیوں پر حکم انخر و بدعت نکالے میں خبر تھانوی صاحب کی اپنی
 سوال الہی تھا تو ای صاحب ملاحظہ ہو تھی آپ کے ملاحظہ بھری سبب چینی کی
 جو یوں اونڈھی گری یوں مونڈھ کی کھائی اور او سپر رسالہ کو یہ جو غیبت بھائی کہ آگے
 یہ درگاہ کسیر آئی رہیہ کہ اسکا اعتقاد بطلان کے کس وجہ میں ہے سو مقام او سکی
 تفصیل کا متن نہیں کہ نہ بنی دیکھو تو یوں مثال ہا مجمل یہ ہے کہ اس اعتقاد کی
 اس میں ممکن ہیں بعض درجہ بدعت و معصیت نہیں ہیں جنہیں انکار و نفی کا
 نہیں اونڈھ بعض درجہ کفر میں جنہیں انکار قطعی کا ہر تھانوی صاحب اذکیس تو کھ گولی کر نام اور
 نام مولوی شاہ جی کہلاؤں شرم کر کو قہ بھی بول دو انبوا المعصطفی (تمام ماکان و ما کیوں
 من اول ایم الی یوم) یہ عمر کا علم حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا
 ہوا عموماً قلعیہ آیات قرآن عظیم سے ثابت کر دیا یا نہیں کہ بول بان کر دیا اور
 خیر کر دیا۔ او کے آپ منکر ہو یا نہیں کہ ہو کر اور پشنگ ہوئے۔ اسپر
 اپنے تو نہ کہا تھا مگر آپ اپنے مونڈھ کہتے ہیں کہ قطعی کا انکار و نفی کفر ہے تو آپ
 اپنے مونڈھ خود کا فرم ہوئے یا نہیں کہ ہو ہوئے اور بھر میں ہوتے سوال کا
 تھا تو ای صاحب رسالہ آپ تو کوئی دلیل نہ پاسکے جو دکھائے اور سپر بائیس کو ڈری

بے ایمانی پریشوری

کر پڑے کہ کراؤ نہ ہو جائے اور اپنی کفر و بدعت کی مالا اپنی خصیوں کو بچانے لائے
 کہو یہ کون دعوہ ہے سوال ۵۸۵ تھا تو ہی صاحب آپ کا فرستدہ عامی
 کا ہے پر کہہ رہے ہیں اس پر کہ جس طرح حوادث اے یوم القیمہ کا علم حضور عالم ماکان و ما
 کیوں ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہونا مانا جائے بے طاری الہی ماکان و ماکون
 بمعنی مذکور کا علم حضور کے لیے ثابت جانا جائے آپ رسل کے انھیں جہلون تین
 جاہلی اپنی اسکا اعتقاد میں لفظ اس کا مشار الیہ تلاش کر لیجئے تحریر آیت پر
 نتیجہ دیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع غیوب کو یہ اے یوم القیمہ کا علم متنی
 تحریر حدیث پر نتیجہ لاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک بھی کہ آخر عمر سے
 متاخر ہے آپ پر بعض کونیات ظاہر ہوئے نہ بالذات نہ بالاعتبار پھر دونوں ملا کر
 تو اتم نتیجہ دکھاتی ہے دونوں سے معلوم ہوا کہ آخر عمر تک بھی بعض کونیات
 آپ پر مخفی رہیں پھر نئی کھلی پس یوں پیش کرتی ہے مخالفت کا دعویٰ کہ آپ کو
 آخر عمر میں تمام واقعات الی یوم الآخرہ میں سے کسی قسم کا علم مخفی نہ رہا تھا منتفی
 ہو گیا اس پر وہ راگ لگاتی ہے کہ اسکا اعتقاد بطلان کے کس درجہ میں ہے الخ انباء و
 المصطفیٰ و خالص الاعتقاد برسوں سے شائع ہیں اور آپ خوب جانتے ہیں کہ
 آپ کے خصم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بے طاری الہی ماننے میں
 نہ کہ معاذ اللہ بالذات۔ خود خفش بالایمان میں آپ کا خانہ ساز سوال یہ تھا زید کہتا ہے
 علم غیب دو قسم ہے بالذات اس معنی کہ عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا
 اور اس رسیا میں بھی اپنے خصم کی طرف سے سوال دیا گیا کہ اگر کہا جائے یہ منتفی
 علم بالذات ہے نیز انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد وغیرہا شاہد اور آپ خود قیامت

حجتی منہا کہ احادیث و روایات میں کون کون سے فرق ہیں؟
 حجتی منہا کہ احادیث و روایات میں کون کون سے فرق ہیں؟

کہ آپ نے ختم پر علم بدرجہ مانتے ہیں کہ کتابی نزول قرآن عظیم پر جس کا تمام ہوا اور
 خود اپنے اپنی اور عبارت میں ہنگامہ بھی ذکر کر آئے جا بجا آخر عمر آخر عمر کی نصیحت کی
 اور مراد اپنے مخالف کے دعویٰ میں آخر عمر کا لفظ لائے اب یہ تینوں مضبوط
 ہوا تون سے تعارض ہو (۱) احاطہ صرف علم حوادث اسے یوم النبیہ کا (۲) وہ
 بھی بالعدد (۳) وہ بھی بدرجہ۔ یہ تو تعارض ختم کا دعویٰ ہے جو ان کی تصانیف
 میں روشن طرح پر مبین اور خود تمھاری عبارتیں ان کے چھٹکتے فواروں سے قطرہ
 زن آگے چلے رسیدیئے اگرچہ اپنی تفصیل نہ سنائی اور جن کے گھونگھٹ میں
 نہایت گول مول دکھائی گرا دسکی انگلیوں کے گھونگھٹ کھل چکے ہیں اپنی سب سے بڑی
 تقویت الایمان کی سنے جس میں گروی لاکھ اسمعیل جی یون بول چکے ہیں خواہ
 یون کچھ کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس
 عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے نئی رسلیا کب اس پرانی سے جدا
 ہوگی افراد کی نسل ہے وہاں انت الامن غوثیہ از غوثیہ غوثیت ولو
 ترشد غوثیہ ترشدیہ تعالوی صاحب کیا آپ کوئی جہان دے سکتے ہیں کہ علم
 مذکور ببطای آہی ماننے میں کونسے قطعی کا انکار ہے ورنہ مان دو کہ اللہ کے دینے
 سے ماننے والے کو شرک کہنے والا خود ہی شرک مردود یا بجا ہے سوال
 ۱۵۹ جاسے دو حرم کا فرستہ کوئی سالو۔ ان عالی کلاموں پر نظر والو اللہ
 عزوجل نے فرمایا تو کہ قول لکھ عندی خیر من اللہ کے اعلم مغیب اعرابی
 تم ان کا فردن سے فردو کہ میں تجھے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانہ میں
 اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں علامہ نظام الدین حسن نیشاپوری

تفسیر غائب الفرقون میں اس ایک کربہ کے تحت میں فرماتے ہیں کہ اقول کہ لم یقل لیس
 عندی خبر ان الله لیعلم ان خزائن التدوین العلم بخلق الاشیاء و ما یاتہا عنده فی اللہ
 اعلیٰ علیہ وسلم و کتبہ حکم الناس علی قدر عقولہم و اعلم الغیب اقول کہ لم یقل لیس
 قول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ما کان و ما سیکون یعنی اللہ عز و جل نے حکم دیا
 کہ اگر نبی فرما دو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں یہ نہیں فرمایا کہ
 اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں
 تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس
 ہیں مگر حضور لوگوں سے اولیٰ سمجھ کے قابل باتیں بیان فرماتے ہیں اور وہ خزانے تمام
 چیزوں کی حقیقت و ماہیت کا علم ہے پھر فرمایا اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں یعنی
 میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم تو خود فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہو گیا ہے سب کا علم مجھے ملا (۱۶۱)
 صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ہے تمام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام افاضہ ناعن بدو الخلق سے دخل اہل الجنة
 سنا زہم و اہل النار سنا زہم ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر
 ابتدا کر فرمیش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا
 حال ہم سے بیان فرمادیا (۱۶۱) امام اجل محمود عینی رحمۃ القاری شرح صحیح بخاری
 میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں فیہ لالہ علی انہ انہ فی المجلس الواحد یسبح احوال
 المخلوقات من ابتدا ہائے انتہا ہائے اوفا و ذلک کما فی مجلس واحد امر عظیم من غوام
 العبادۃ یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں

اول سے آخر تک کی تمام فضیلت کے تمام احوال بیان فرمادیے اور اس سبب بیان
 کہ ایک مجلس میں فرمایا نہایت عظیم معجزہ ہے (۱۶۲) امام حاکم الحدیث
 اعتقاد لای فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں
 بن ذکوان علی اندا غیر فی المجلس الواحد کجمع احوال المخلوقات منذ ابتدئ الی ان تفتن
 الی ان تبعث الشمس ذلک الاخبار عن المبدء والحق العاد فی تفسیر ذلک کما فی مجلس واحد
 من غرائب العادة اعظم فی حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے ایک ہی مجلس میں تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت شروع
 ہوئی جب تک فنا ہوگی جب تک اٹھائی جائیگی سب بیان فرمادیے تو یہ بیان اقدس
 شروع آفرینش و دنیا و محشر سب کو محیط تھا اور یہ سبکہ ایک مجلس میں بیان فرمادینا
 نہایت عظیم معجزہ ہے (۱۶۳) امام احمد مستطاری ارشاد لای فتح
 بخاری اور (۱۶۴) علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کی شرح میں
 فرماتے ہیں ای اخبارنا مبتدئنا من بدء الخلق حتی استیج الی دخول ال الجنة الجنة دل
 ذلک علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجتمع احوال المخلوقات منذ ابتدئ الی ان تفتن
 الی ان تبعث و ہذا من غرائب العادات ففیہ تفسیر القول الکثیر فی الزمن القلیل
 حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مخلوقات کے احوال
 جب سے خلقت پیدا ہوئی جب تک فنا ہوگی جب تک پھر زندہ کیا جائیگی سب بیان
 فرمادیے اور یہ معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کے لیے اتنا کثیر کرم اتنے قلیل
 زمانے میں آسان فرمادیا۔ واللہ الحمد (۱۶۵) اس طرح علامہ علی
 قاری نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں فرمایا (۱۶۶) صحیح مسلم شریف میں

البورید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے علیہ السلام رسول اللہ ﷺ علیہ
 وسلم الغمیر بعد المنبر فخطبنا تے حضرت النضر بن زید نے بھی تم بعد المنبر فخطبنا تے حضرت
 النضر بن زید نے بھی تم بعد المنبر فخطبنا تے غریب الشمس فانخرا ما کان دہا چو کا کن
 فاعلمنا احفظنا ایک دن رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نماز صبح پڑھا کہ منبر پر
 تشریف لیگے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر
 منبر پر تشریف لیگے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر
 منبر پر تشریف لیگے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور دن
 حضور نے ماکان و مایکون بتا دیا ہم میں زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا علیہ
 السلام تعالیٰ علیہ وسلم (۱۶۷) امام محمد بن عسیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض
 کرتے ہیں۔ فان من جودک الدنیا و فرجھا و من علو ک علم اللوح و العلم فی رسول اللہ
 دنیاء و آخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح فہم کا علم و جسمین
 تمام ماکان و مایکون ہے حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے (۱۶۸) علی قاری
 اوسکی شرح میں فرماتے ہیں علمہا انما یكون سطر من سطر علمہ تم سے ہذا من بركة وجودہ صلوات اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم لوح و قلم تمام علم جسمین ماکان و مایکون سب سے تفصیل مندرج ہی حضور اقدس
 صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفتر علم و ایک سطر ہی تو یہ کچھ باریک بینی سے حضور ہی کی بکرت سے صلوات اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم (۱۶۹) ام القری شریف میں فرمایا وسیع العلمین علماء و علماء رسول اللہ
 صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہے (۱۷۰) امام ابن حجر مکی اوسکی
 شرح میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین
 ماکان و مایکون اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو تمام ماسوی الددیر الملائمہ

القوادین و آخرین باطن و مایکون سب کو علم حضور کو حاصل ہوا (۱۷۱) امام زین
 العابدین عرانی استار امام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی شرح مہذب اور
 (۱۷۲) علامہ شہاب خجائی نسیم الریاض شرح صفاء امام قاضی عیاض
 بن فرماتے ہیں انا من اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلاق من لدن آدم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام الی قیام الساعة فعرہم کہم کما علم آدم الاسماء اللہ عزوجل کی جتنی مخلوق ہے
 آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر پیش کی گئی تو حضور نے سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو تمام نام تعین ہو چکے تھے (۱۷۳) مدارج شریفین میں ہر درجہ در دنیا است
 از زمین آدم تا ہواں نعمت اولے بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ششست ساختند
 تا ہمد احوال اور از اول تا آخر معلوم گردید یا ران خود را نیز از بعضی ازان احوال
 خبر داد (۱۷۴) نیز فرماتے ہیں قدس سرہ ہو و کل شیء علیم و وی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات و احکام الہی و احکام صفات حق و اسرار
 و افعال و آثار و کبھی علوم ظہر و باطن و اول و آخر و اطہر و منور و مستدق فرق
 ال ذی علم علیم شدہ عنین الصلوات افضلہا و من التحیات اتمہا و الکملہا و
 التفسیر نفیثا پوری میں ہے ذالذی یشفع عندہ لا یأذہ ہذا الاستثناء
 راجع الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ قیل من ذالذی یشفع عندہ یوم القیامۃ
 ان عبدہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبدہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مابین
 ایدیتہم من اولیات الامر قبل خلق الخلاق و ما خلفہم من احوال القیامت
 کون ہے جو اللہ عزوجل کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن سے یہ استثنا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہو گا اور ارشاد ہوتا ہو کہ کون ہر کثیف
 میں اس کے حضور شفاعت کرے سو اس کے بندے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں جو کچھ ان کے آگے ہوا ان ابتدائی باتوں
 سے جو پیدائش مخلوقات سے بھی پہلے تھیں اور جو کچھ ان کے پیچھے ہوا احوال نبوت
 سے تفسیر کی پوری عبارت طالع مصر جلد سوم صفحہ ۲۴ میں دیکھیے اور اس کی تفسیر
 و جانفزاد ایمان افروز و شیطان لاشر کتاب مستطاب فیوض المملکتیہ لکھنؤ
 ال دولۃ المملکیہ میں ملاحظہ کیجیے اور ایمان سنبھالنے کی توفیق ملے تو پٹ ہو کر
 چرپٹ ہو جائیے (۱۷۷) تفسیر روح البیان میں ہوا انت بنعمۃ

ربک یجنون بمستور عما کان من الارض وما سیکون فی اللابدان الجن ہوا الشیطان
 بل انت عالم برکان خبر یا سیکون یعنی رب عزوجل اپنے حبیب اکرم سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہو کہ روز اول سے جو کچھ ہوا اور روز آخر تک
 جو کچھ ہو گا تمھارے رب کے فضل سے تمہارے کچھ پوشیدہ نہیں تم تمام ماکان و مایکون
 کے عالم ہو تمھاری صاحب علم ماکان و مایکون کو ثبوت میں ملتی ہیں
 اتنی ہی اقوال پریس کروں بیان اس سے بحث نہیں کہ آپ اپنے ایمان
 دین یا ان سے کفر کرین قرآن عظیم نے صاف فرمایا نہ لنا عیب الکتب تبیلنا
 کل شیء لے محبوب ہمیں تمہارے قرآن اوتارنا ہر شے کا روشن بیان کر دے کہ محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مراجعہ فرمایا علمت ما بین المشرق
 والمغرب۔ علمت ما فی السموات والارض۔ تمہیں لی کل شیء وعرفت میں نے جان لینا
 جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے۔ مجھے معلوم ہو گیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

تعالے علیہ وسلم کے لیے روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو گا سب کے
 ذرے ذرے کا تفصیلی علم ملے صرف دو ایک بات مثلاً تعیین وقت قیامت کا
 مستند کر لے وہ مسلمان سنی صحیح العقیدہ متقی ہے جس کے ذکر کفر بدعت معصیت
 کچھ نہیں پہنچی جائے دو صرف اتنا لکھ بھاگو کہ فقط حضور کو جملہ مایکون اے آخر
 الایام کا علم محیط تھا اب تو اوس مقدار کا کوئی شے تو ان ہی حصہ رہ گیا دیکھیے تو
 ابھی ابھی دیوبندہ گشتوہ انہیٹہ نانوتہ دلی پنجاب وغیرہ وغیرہ کی کہ انہار بادی
 میں کیا کیا کاؤن کاؤن مچتی اور اون سب بتیوں اور خود اپنے تھان کے بھون میں
 آپکی کیا کیا کت بنتی کیسی کیسی درگت ہوتی ہے حکیم الامتہ النجدیہ سے مریض انفاق
 دانہ فربہ لقب ہو جائے تو سہی لاہرم اگلا احوال لوگے اور صرف علم مایکون مانتر
 پر بھی وہی اپنی کفر بدعت کے احکام لیکر چلو گے اب کان پھینک کر یہ سوالات
 سن لیجئے اور زبان کی نمد لو کہ جواب دیکھئے سنوالے کا اضمحین بخاری
 وسلم میں جب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا خذیفہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قائم تینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما
 ماشرک شیا بھون فی مقامہ فلکما ہے قیام الساعۃ الاحدث بہ حفظہ من حفظہ
 دسمین نسید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑی
 ہو کر اوس وقت سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا ہے
 یاد رہا یاد رہا بھول گیا بھول گیا (۸۷) جاح ترمذی شریف میں حضرت
 ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنا رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم بواحدۃ العصر نبیاً رحمہ قائم قطیباً فلم یدر شیا لیکن اے

۴۴
 عین میں جو
 دیکھ لی عین
 دن اور رخصت
 افسانہ میں
 نازن علیہ وسلم
 بخت شریف
 میں جو تیرے
 دن کوں میں
 اور کون سے
 کسی دن کبھی
 اس جہان میں

قیام الساعۃ الا ان خبرنا بلفظ من حفظہ نسیم بن نسیم ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز دن سے پڑھی یعنی ثوب اول وقت
پھر خطبہ فرمائے کھڑے ہوئے تو جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اوسمین ہر
کوئی چیز بیان سے بچھوڑی یا درکھا جسے یاد رکھا اور بھولا جو بھولا (۷۹)
امام احمد سند اور بخاری تاریخ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں قال قال فیما رسول اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فخرنا بما یكون فی امته الی یوم القیمۃ و ما ین وعاء نسیم
من نسیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑی ہو کر اُنکی
امت میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب بتا دیا یا درہا جسے یاد رہا
ابو بھول گیا جو بھول گیا (۸۰) حدیث ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

امام ترمذی نے فرمایا ابوا حدیث حسن فی الباب عن المغیرۃ بن شعبہ و ابی
ابو بن اخطب و خذیفۃ و ابی مریم ذکر و ان ابی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث

بما ہو کان انی ان تقوم الساعۃ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اور
حدیثیں ہیں مغیرہ بن شعبہ اور ابو زید بن اخطب اور خذیفہ اور ابو مریم
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بن سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُننے
بیان فرمادیا (۸۱) ابواقی معجم کبیر اور نعیم بن حماد سند و امام بخاری
کتاب التعلیق و ابوالنعیم علیہ السلام بیان میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان انتم

قالہانی پھر (۱۸۵) من بن علی مدینی حاشیہ فتح المبین اور (۱۸۶) ابن

فتوحات الوہابین میں فرماتے ہیں انہ معنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشف لہ عمایون اے

ان یبطل اہل الجنة الجنة و اہل النار النار کما صح فی حدیث ابی سعید وغیرہ بیشک جو کچھ

ہوئے والا ہے سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظاہر فرمادیا گیا یہاں تک کہ معنی

جنت اور دوزخ میں جائین جیسے کہ ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے (۱۸۷) ابن النباری کتاب المصاحف اور امام ابو عمر

بن عبد البر کتاب العلم میں ابو الطغفین عامر بن وانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے میرے سامنے خطبہ میں

فرمایا سلو فی فو شذات لونی عن شے کیونکہ الیوم القیۃ الاحیاء شکم بہ مجھے پوچھو کہ خدا

کی قسم یہاں تک جو چیز ہوئے دلی ہے مجھ سے جو کچھ پچھو میں بتا دوں گا کہ ائمہ اللہ تعالیٰ وجہہ

الکریم (۱۸۸) ابن قتیبہ پھر (۱۸۹) ابن خلیکان پھر (۱۹۰) امام

کمال الدین امیری پھر (۱۹۱) علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ

میں فرماتے ہیں بحضرۃ کتبہ حضرت اعلیٰ کتب فیہ ہذا البیت کل ما یجتاجون الی علمہ کل ما یکلون الی

یوم القیۃ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الجعفرین اہل بیت

کرام سے لیے جس چیز کے علم کی انکو حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے

دالا ہے سب تحریر فرمادیا (۱۹۲) علامہ سیّد شریف شرح مواقف

میں فرماتے ہیں بحضرۃ الجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر فیہ فی حقہم الخیر

الحوادث الی محمد الی قرآن العالم و کینت الامۃ المردون من اولادہ ایدہم

و یحکمون بہا کتب علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی الامم و قبالت

ملک عہدک الا ان الجفر والماخذ یلان علی اند لا یتصور ایت انا بانہم نظم الشیخ
 بالرموز الی احوال ملک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتا بن جفر وجامعہ
 امیر المؤمنین مولیٰ علی کی دو کتا بن بن بیشک امیر المؤمنین نے اردن دون
 میں علم الحروف کی روش پر ختم دینا تک جتنے وقائع ہوئے وائے ہیں سب ذکر
 فرما دیے اور اونکی اولاد امجاد سے اکثہ مشہور ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان
 کتابوں کے رموز پہنانتے اور انہی احکام لگاتے تھے اور امام علی بن
 موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مامون رشید کو تحریر فرما بھیجا کہ میں
 تمھاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں مگر جفر وجامعہ بتا رہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا
 (چنانچہ ایسا ہی ہوا) سید شریف فرماتے ہیں اور میں نے ملک شام میں ایک
 نظم دیکھی حسین شاہان مصر کے احوال کی طرف رموز میں اشارہ کیا ہو میں نے
 سنا کہ وہ احکام اونھیں دونوں کتابوں سے نکالے ہیں (۱۹۳) سید
 شیخ اکبر محمدی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب اللہ المکنون والجوس
 المصنوع میں فرماتے ہیں قال لبعض العلماء عظم الحروف من معجزات ابرہیم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورث علم الحروف عن سید
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والیہ الاشارة بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا بعض علمائے فرمایا علم جفر سیدنا ابرہیم علیہ السلام
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے پھر یہ علم حفصہ اقدس سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وراثہ مولے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
 الکریم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ میں علم کا

شہر ہون اور علی اوسکے دروازہ اسی طرف اشارہ ہے اسی کتاب مستطاب میر
 ہے وقد صنف الجعفر الجامع فی اسرار الحروف وفيہ ما جرد لادین نما یجری للاحق
 مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سلفہ کتاب جعفر جامع اسرار حروف میں تصنیف فرمایا
 اور اوسمین ہے جو کچھ اگلوں پر ہو گزرا اور جو کچھ پھیلوں پر آئے والا ہے۔ اوسمین
 ہے وکانت الامۃ الراشعون من اولادہ یعرفون اسرار ہذا الکتاب الربانی مولیٰ
 اسی کی اولاد امجاد سے الئمۃ اہلبیت اطہار اس ربانی کتاب کے اسرار جانتے
 تھے اوسمین ہے ثم الامام الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورث علم الحروف عن زید
 علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سلفہ و شہباز بن العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم الامام محمد باقر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ہوالذی غاص
 فی اعماق اغوارہ واستخرج دررہ من اصداف اسرارہ وحل معاذ نموزہ
 وکمل کلام کمنوزہ و صنف الخافیتہ فی علم الجعفر پیر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سلفہ سے اس علم کے وارث ہو کر پیر امام
 زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ پیر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سچا اوسکے گہراؤ کی
 شہون میں غوطہ زن ہو کر اور اوسکے اسرار کی سیپیوں سے موتی نکالے اور
 اوسکے رموز کی گرہیں کھولیں اور اوسکے خزائن کے فلسفہ فتح کیے اور علم
 جعفر میں کتاب خافیتہ تصنیف فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ عن النعمان بن النعمان
 علیہما من فیوض برکاتہم و انوارہم یا ہم عندک یا معطی اسرارہم آمین یہ قول
 مبارک فہل سوم کے لائق تھا کہ بعد مناسبت یہاں مذکور ہوا وباللہ التوفیق

واللہ کیونکہ خباثت انوی حسنا ان تمام صحابہ کرام و اہلبیت عظام
 وائمہ و اولیاء و علم اکو آپ کا فرستدع کیا جانتے ہیں بینوا تو جروا
 بنوا تو جروا بینوا تو جروا فصل پنجم حبیبہ ماکان و ما کیون و کرنا نقطہ عرش تا فرش موجودات مال
 کے علم محیط میں اوسے بعد جہاز اشد فر تھا نوی و گنگوہی دونوں صاحبوں کی لیٹا ہونے کا
 التوفیق تھا نوی حسنا ماکان و ما کیون کل یا اللہ کا ایک گوشے عظیم و جلیل ہر اگرچہ علوم مصطفیٰ
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور ایک حصہ قلیل ہے اب انھیں بھی جانے دیجیے فقط عرش تا فرش
 موجودات وقت کا علم محیط میجیے اب تو یہ ماکان و ما کیون کر سمندر کو ایک نہر بلکہ نہر کی بھی
 ایک نہر رہ گیا اسکی بھی گرد و دین جسے عرف زمین کے علم محیط کو آپ پر مغنا گنگوہی شیطان کیلئے
 ثابت مانکر محمد رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک بتاتے ہیں جس میں
 کوئی حصہ ایمان کا نہیں اپنی قاطعہ براہین میں فرماتے ہیں شیطان کا حال
 جو کچھ علم محیط زمین کا غیر عالم کو خلاف نفوس قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فلسفہ
 ثابت کرنا شرک نہیں تو کوئی حصہ ایمان کا ہے شیطان کو یہ وسعت نفس سے ثابت
 ہوئی غیر عالم کی وسعت علم کی کوئی نفس قطعی ہو جس سے تمام نفوس رد کر کے
 ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان تو تمام زمین کا علم محیط دکھاتا ہے اوسکی وسعت
 علم پر خدا نے نفوس قطعہ اوتار دی ہیں اور محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم
 پر ایک نفس بھی نہ اوتارا بلکہ کوئی تنگی علم دئی۔ انش پر نفوس قطعہ اوتارے لہذا و کو
 لیے زمین کا علم محیط ماننا شرک و کفر خالص ہے جس میں ایمان کا لگاؤ نہیں غلام
 یہ کہ شیطان تو اونکے خدا کا شریک ہے کہ وہ اونکے خدا کی خاص صفت علم محیط سے
 موصوف ہے مگر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو تو فہائے گھٹا یادہ دلو اور چیچے

فقط عرش تا فرش موجودات مال کے علم محیط میں اوسے بعد جہاز اشد فر تھا نوی و گنگوہی دونوں صاحبوں کی لیٹا ہونے کا
 التوفیق تھا نوی حسنا ماکان و ما کیون کل یا اللہ کا ایک گوشے عظیم و جلیل ہر اگرچہ علوم مصطفیٰ
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور ایک حصہ قلیل ہے اب انھیں بھی جانے دیجیے فقط عرش تا فرش
 موجودات وقت کا علم محیط میجیے اب تو یہ ماکان و ما کیون کر سمندر کو ایک نہر بلکہ نہر کی بھی
 ایک نہر رہ گیا اسکی بھی گرد و دین جسے عرف زمین کے علم محیط کو آپ پر مغنا گنگوہی شیطان کیلئے
 ثابت مانکر محمد رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک بتاتے ہیں جس میں
 کوئی حصہ ایمان کا نہیں اپنی قاطعہ براہین میں فرماتے ہیں شیطان کا حال
 جو کچھ علم محیط زمین کا غیر عالم کو خلاف نفوس قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فلسفہ
 ثابت کرنا شرک نہیں تو کوئی حصہ ایمان کا ہے شیطان کو یہ وسعت نفس سے ثابت
 ہوئی غیر عالم کی وسعت علم کی کوئی نفس قطعی ہو جس سے تمام نفوس رد کر کے
 ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان تو تمام زمین کا علم محیط دکھاتا ہے اوسکی وسعت
 علم پر خدا نے نفوس قطعہ اوتار دی ہیں اور محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم
 پر ایک نفس بھی نہ اوتارا بلکہ کوئی تنگی علم دئی۔ انش پر نفوس قطعہ اوتارے لہذا و کو
 لیے زمین کا علم محیط ماننا شرک و کفر خالص ہے جس میں ایمان کا لگاؤ نہیں غلام
 یہ کہ شیطان تو اونکے خدا کا شریک ہے کہ وہ اونکے خدا کی خاص صفت علم محیط سے
 موصوف ہے مگر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو تو فہائے گھٹا یادہ دلو اور چیچے

ہمک کی تو جانتے نہیں شیطان کی برابر علم محیط زمین ہونا بڑی بات ہے اوکریے
 جو اسے ثابت کرو گے تو یہ خدا کی خاص صفت اوکے غیر کیلئے ثابت کرنا ہوگا اور نبی نرا
 شرک ہو جائیگا حاصل یہ کہ ایسے اوکا خدا ہی جب تو صفت خاصہ خدا سے مربوط
 ہے سزا ان گنگو ہی انکھوں سے اتنا پوچھ دیکھیں کہ اگر زمین کا علم محیط صفت
 خاصہ خدا نہیں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اسکا اثبات کیوں شرک
 ہو گیا لاجرم وہ آپکے دھرم میں خاص خدا کی صفت ہے کہ اوکے غیر میں
 ہرگز نہیں ہو سکتی لیکن آپکے اقرار سے شیطان میں یقیناً پائی جاتی ہے
 تو قطعا شیطان غیر خدا ہے گنگو ہی نہیں میں خدا کے گنگو ہی ہے لا بختہ اللہ علی
 المضلین خیر یہ توحید ام الحرمین وغیرہ میں مجمل اس چکے اور انشاء اللہ العزیز الکاوی
 فی العاوی والعاوی میں مفصلاً سنو گے۔ یہاں یہ کہنا ہے کہ آپکے پیرخان
 کے دھرم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقط اس چھوٹے
 سے مٹی کے ڈھیلے کا جبکہ نام زمین ہے علم محیط ماننا خالص کفر ہے پھر
 عرش تا فرش جملہ موجودات وقت تو اس سے کہ درون بلکہ سکون
 مہاسکھوں بڑے ہیں اسکا احاطہ ماننا ضرور کفر بلکہ مہاسکھوں کفر کے
 برابر ہو گا اگر آپکے دھرم میں ایسا نہیں تو پہنچاؤ کہ کھدو کہ گرجی مجھوئے
 میں پھر اپنے دھرم کی کہو اگر وہ جمیع غیوب کو نبیہ کی قید فی الواقع اقرار
 تھی تو کھدو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی
 یا ولی کے لیے بعثت ام الہی تمام موجودات زمانہ کا علم محیط ملے کہ لیکر ایک
 ذرہ کا حال اوکو معلوم ہے شرق سے غرب تک، جنوب سے شمال تک

فرشتے سے عرش تک بلا استثنا ایک ایک ذرہ کو اور کائنات کا علم محیط ہے ایسا
 کہنے والا سنی صحیح العقیدہ متقی صالح ہے جس پر معاذ اللہ کفر بدعت حسیت
 سیکہ الزام نہیں آسکتا کیا آپ ایسا کہہ سکیں گے حاش اللہ اگر ریزہ ریزہ
 کر دیے جاؤ تو ہرگز ایسی انکھی زبان پر نہ لاؤ گے اور اگر اپنی بات کی تصحیح
 کر کے کیلجے پر سہل رکھ کر بان بول بھی دو کہ آفریہ جو کچھ ہے ماکان و مایکون
 کے ہزاروں سمندر چھوڑ کر صرف موجودات ہی کا تو علم محیط ہے تو وہ
 دیکھو برادری کی کاؤن کاؤن بستی بستی گاؤں گاؤں بیچ جائیگی
 اور تھیں مجبور کر کے پھر اسی گنگوہی و صرم لوثائیگی غرض تھیں
 اس کہنے سے منفرد نہیں کہ فقط موجودات زمانہ کا علم محیط ماننا بھی
 قطعاً کفر ہے اب سوالات کا جواب دو اور ان الم و علما و ادلیا درکنار
 خود اللہ واحد قہسار پر معاذ اللہ اپنے اور گنگوہی جی والے کفر کا فتوے
 جڑ و وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون تنبیہ حقیقت
 امر یہ ہے کہ عرش تا فرش جملہ موجودات وقت کا علم محیط یقیناً جمیع ماکان
 و مایکون بسمتے مذکور کا علم محیط ہے کہ موجودات وقت میں مکونات
 قائم و مکونات لوح بھی ہیں اور وہ بلاشبہ جملہ ماکان و مایکون کو محیط و لہذا
 انبیا و المصطفیٰ شریف میں انھیں آیات کریمہ سے کہ ہم یہاں
 لکھیں گے حضور اقدس عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 علم محیط جمیع ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام پر وہ
 دلائل قطعیہ قائم فرمائے کہ تمام وہابیت کے

گھروں میں اندر باہر صحت مانتی سمجھی ہے کہ ہرام مچا ہے
 پٹا واڑا ہے چوٹی کا پسینا ٹھری ٹھک رہا ہے راتوں پسینے آ رہے ہیں اور انکو
 ایک حرف کو جنبش نہیں دئے سکے واللہ رب العالمین وقیل بعد القول الظاہ
 مکرم یہاں اس نکتہ جلیلہ سے متزلزل کر کے خواب تھانوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بقول
 باقہ پر اتر آ اور احاطہ کنونات و مکتوبات لوح قلم کے علاوہ باقی ہی جملہ موجودات
 وقت عرش تا فرش کے احاطہ پر اقتدار کرتے ہیں اس میں گنگوہی و تھانوی
 صاحبان صحابہ و ائمہ و رتبار خود اللہ و رسول پر اپنا کفر لیکر دوڑ رہے ہیں
 جیل و علاوہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سوال ۱۹۴۔ اللہ واحد
 قہار ہے عز وجل قرآن عظیم و فرقان کریم میں فرماتا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً
 لکل شیء اے محبوب ہم نے تمہارے قرآن کو اتم موجودات کا روشن بیان فرمادیا کہ
 اس آیت کریمہ سے حجت ساطیہ کی اقامت انبیا و المرسلین میں دیکھیے (۱۹۵) اب ہم
 وابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے راوی قال ان اللہ خلق النزل ہذا للکتاب تبیاناً لکل شیء ولقد علمنا بعض
 مما ینزلنا القرآن ثم تلا ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب
 جملہ موجودات کے روشن بیان کر دینے کو اتاری اور ہم قرآن میں سے جتنا قرآن
 نے ہمارے لیے بیان فرمایا اوس میں سے بھی بعض ہی جانتے ہیں پھر یہ
 آیت پڑھی کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے ہم نے تمہارے کتاب جملہ موجودات کا روشن
 بیان فرمادیا کہ کو اتاری یعنی قرآن عظیم نے کیا یعنی امت کیلئے جتنا بیان
 فرمایا اوس کا بھی کچھ ہم نہیں جانتے چہرے ٹھیک جو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

کے لیے بیان فرمایا یہ اس لیے کہ خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علم حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم سے زائد تھا (۱۹۶) اللہ
 واحد قہار جل جلالہ فرماتا ہے ما کان حدیثاً فی شئ من شئ و لکن تصدیق الذی
 بین یدیه و تفصیل کل شیء قرآن بنا و کلمات ہین بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق
 اور جملہ موجودات کی تفصیل ہے (۱۹۷) ابن سرائہ کتاب الاعجاز میں امام
 ابو بکر بن مجاہد سے راوی قال میں نے رضی اللہ عنہم کے کتاب اللہ تعالیٰ
 تمام عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو قرآن میں نہ ہو (۱۹۸) اللہ واحد قہار
 فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتب من شیء ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اور بھاری نہ کی (۱۹۹)
 امام جلیل سمین اپنی تفسیر میں بجز (۲۰۰) علامہ سلیمین جل فتوہ
 التفسیر میں اسی آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں اختلفوا فی الکتاب ما راویہ
 تفصیل اللوح المحفوظ و علی ہذا فالعموم ظاہر لان اللہ تعالیٰ اثبت ما کان و ما لیکون
 قبل و قبل القرآن و علی ہذا فہل العموم باق منہم من قال نعم وان جمیع الاشیاء
 مثبتہ فی القرآن اما بالتصریح و اما بالایمان و منہم من قال انہ یراد بہ خصوص المعنی
 من شئ یحتاج الیہ المتکلفون آیت میں دو قول ہیں ایک یہ کہ کتاب سے
 لوح محفوظ مراد ہے یوں تو عموم ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمام
 ماکان و ما لیکون تحریر فرمادیا دوسرا یہ کہ قرآن کریم مراد ہے۔ آیا اب بھی عموم
 باقی الزمین سے ایک فریق فرماتا ہے ہاں اب بھی عموم ہے اور فرماتا ہے کہ بیج
 موجودات قرآن مجید میں مذکور ہیں خواہ صاف صریح خواہ یہ اشارہ اور دوسرا
 فریق خصوص لبتا ہے کہ جتنی اشیا کی متکلفون کو حاجت ہے (۲۰۱)

آیت میں یہی قول ائمہ تفسیر خازن میں یوں مفسر فرمایا یعنی ان القرآن شتر
 کے جمیع الاحوال قرآن مجید میں تمام احوال کا بیان ہے تھا لہٰذا لہٰذا
 تمام اس میں ہے کہ یہ فریق ائمہ آپ کے دھرم میں کافرین مبتدع ہیں کیا ہیں باقی
 دو ستر قول کی نسبت بیان خالص لا اعتقاد میں دیکھیے (۲۰۴)
 امام شیعرائی طبقات الکبریٰ شریف میں حضرت سیدی ابراہیم
 دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل کہ فرماتے توفیق الحق تعالیٰ من قلوبکم

القول السہو لا تلغتم علی ما فی القرآن من العلوم و انفعتم عن التفرغ سواہ فان فیہ
 جمیع ما یرقی الصفات الوجودیہ قول تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیء الا رخصنا لعل
 تمحاروہ دلوں کے قفل کھول دے تو قرآن میں جو علوم ہیں تمہیں نظر آئیں
 اور پھر اس کے سوا کسی چیز کو دیکھنے کی تمہیں حاجت نہ رہے کہ تمام معنیات وجود میں
 جو کچھ مرقوم ہے یعنی جملہ موجودات عالم سب کا بیان قرآن عظیم میں موجود ہے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز چھوڑ دی (۲۰۴) اللہ واحد
 قہار جل وعز فرماتا ہے تفصیل کتب کلاسیہ فیہ یہ قرآن لوح محفوظ کی تفصیل
 ہے اس میں کچھ شک نہیں (۲۰۴) جہاں میں ہے تفصیل کتب تبیین کتب

اللہ تعالیٰ من الاحکام وغیر ما وہ قال لہٰذا فی اللوح محفوظ یعنی آیت کے معنی
 یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احکام وغیر احکام جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے قرآن عظیم
 میں اس سب کا بیان ہے (۲۰۵) اللہ واحد قہار جل وعز فرماتا ہے
 وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض و لیکون من الموقنین اور
 اس طرح ہم ابراہیم کو تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے

سب دیکھ لیا (۲۰۸) سعید بن منصور استاذ امام بخاری و مسلم بنی سنن اور
 ابن المنذر و ابن ابی حاتم تفاسیر میں اسمعیل بن عبد الرحمن غسّہ سی
 کبیر تلمیذ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسکی تفسیر میں راوی
 فرمیت کہ اسموات السبع حتیٰ نظر الی العرش والیٰ منزله من الجنة ثم فرجت والارضون
 السبع حتیٰ نظر الی الصخرة التي علیها الارضون او نکلے لیے ساتون آسمان
 کھول دیے گئے کہ عرش تک دیکھا اور جنت میں اپنا محل طالعظہ فرمایا پھر ساتون
 زمینیں اونکے لیے کھولی گئیں کہ اوس چٹان تک دیکھا جس پر سب زمینیں قائم
 ہیں (۲۰۹) اسی آیہ کریمہ کے نیچے تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی اور (۲۱۰)
 تفسیر تفسیر پوری میں ہے واللفظ لہ الاطلاق علی تفاسیر آثار حرکت اللہ
 تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات ہذہ العوالم بحسب اجناسہا والنوعان واصنافہا و
 استخفافہا و عوارضہا ولو چاہا کہ ہے لایحصل الا لا کابر الا نبیاء ولہذا قال صلے اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ارے الاشیاء کما ہی ان تمام عالمہا عارضی و سماوی میں
 ہر ہر مخلوق کے جنس و نوع و صنف و شخص و عوارض و لواحق میں آثار حرکت
 الہیہ کا مفصل علم مطابق واقعہ او یحییٰ اکابر کو ملتا ہے جو انبیاء میں علیہم الصلاۃ
 والسلام اسلئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زما فرمائی کہ نبی
 ہو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دی (۲۱۱) سید المرسلین محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رأیتہ عزوجل وضع کفہ بین کفتی فوجدتہ
 برونائہ بین یمین و شمالی کل شیء و عرفت من لے انہی رب عزوجل کو دیکھا کہ
 اوستے اپنا دست قدت میرے دونوں شانوں کے پھین رکھا جسکی ٹھنڈک میں

اپنے سینہ مبارک میں پائی تو تجاہلہ موجودات مجھ پر روشن ہو گئیں اور میں پہچان
لیے مے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حدیث کریم و عظیم ایمان افروز کا فرسوز بہشت
الکرم عظام و محبین اعلام نے سیدنا معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ
سنة سے روایت فرمائی از ابجد امام السنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ
سنة نے مسند اور امام ترمذی نے صحیح جامع اور ایام الکلمہ ابن خبیب نے
اپنی صحیح اور امام رویانی نے اپنی سنن اور امام دارقطنی و ابن عدی
و طبرانی و محمد بن نصر مروزی و حاکم و ابن مردودہ وغیرہم نے امام ترمذی

فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ پھر کہ اس حدیث محمد بن اسماعیل
عن ہذا الحدیث فقال ہذا صحیح میں نے امام بخاری سے اس حدیث کا مرتبہ
پوچھا فرمایا یہ حدیث صحیح ہے (۳۱۲) سیدہ العلیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اسی واقعہ میں فرماتے ہیں وضع یدہ بین یفتی حتی وجدت ہن
بین ثدے فعلت ما بین المشرق والمغرب رب عز وجل نے اپنا دست قدرت
میری پیٹھ پر رکھ کر جسکی خنکی مجھ پر سینہ منور میں محسوس ہوئی تو شرق و
غرب تک جو کچھ سب میں نے جان لیا مے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ حدیث ترمذی و ابویعلیٰ نے بطریق البوقلابہ عن خالد بن البرکاج عن ابن عباس
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ نیز امام احمد و ترمذی از
بسنن صحیح اسے بطریق عبد الرزاق عن سمر عن ایوب عن ابی قحطہ عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کیا اور اس کے لفظ ہیں فعلت ما بین المشرق والمغرب

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب عزوجل نے اپنا دست
 قدرت میری پشت مبارک پر رکھا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
 میں سب میں ارجحان لیا ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سہ ۲۱)
سید الکونین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں موضع کہہ
 میں کئی فوج ہوتی ہیں ہا میں نبی علیہ السلام مافی السموات والارض وکذا کثرت
 ابرہیم ملکوت السموات والارض رب عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں پر
 بیچ میں رکھا جسکی سردی میں نے اپنے سینہ اقدس میں پانی پیا جو کچھ آسمانوں
 اور زمین میں ہر سب سے معلوم ہو گیا اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ چین ہم ابرہیم کو تمام آسمانوں اور زمین کی
 سلطنت دکھاتے ہیں۔ یہ حدیث امام دارمی و امام ابن خزیمہ و امام ابن
 السکین حاکم نے اپنی صحاح اور امام دارقطنی نے کتاب الرویۃ اور امام ابوی
 نے شرح السد و تفسیر معالم اور بلشیم بن کلیب نے مسند اور بیہقی نے کتاب
 الاسماء اور ابن ابی رطب و ابوالنعمان و ابن مندہ وغیرہ ہم از عبد الرحمن بن
 عائش بن حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان عبد الرحمن کو صحابی ہونا
 امام بخاری و امام محمد بن سعید و ابوزر عہد شقی و ابوالحسن بن سید و ابونعیم لغوی
 و ابوعروہ حرانی وغیرہم نے ثابت فرمایا (سہ ۲۱) یہی مضمون امام احمد و طبرانی
 و ابن جریر و ابن مردودہ و بیہقی وغیرہم نے بطریق عبد الرحمن المذكور من رجل
 من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض صحابہ کرام سے روایت کیا
 اس میں امام احمد کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا

تجلی یا فی السموات وافی الارض جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں
 ہے پھر روشن ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱۵) نیز یہ مضمون
 حدیث ابوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے کتاب السنہ اور محمد بن
 نصر مروری و ہزار نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا
 تجلی یا بین السماء والارض جو کچھ آسمان و زمین کا اندر ہے سب مجھ پر
 روشن ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱۶) نیز حدیث انس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور ابوبکر فیما بوری نے زیادات اور طبرانی نے مسند
 ابی نعیم ارمی نے القاب اور ابن مردودہ نے تفسیر میں روایت کیا اور امین لفظ میں
 تعلیمی کل شی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ
 نے جملہ موجودات کا علم مجھے عطا فرمادیا اور ایک لفظ میں ہے فقلت
 کل شیء اوسکے دست قدرت رکھتے ہی جملہ موجودات میں و جان لیے
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱۷) شیخ محقق نے شرح مشکوٰۃ میں اسی
 حدیث کے پیچھے فرمایا وانتم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود مبارک است از حق
 تمامہ علوم بزرگی و کئی اعطایہ ابن (۲۱۸) امام ابن حجر مکی نے شرح مشکوٰۃ
 میں اسی حدیث کے تحت میں فرمایا فقلت فی السموات والارض ای جمیع الکائنات
 فی السموات بل و ما توہا و جمیع فی الارضین السبع بل و ما تحتہا یعنی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جوارشاد فرمایا کہ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور
 زمین میں ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جس قدر موجودات ساتوں آسمانوں میں ہیں
 بلکہ وہ کھل جواون سے اوپر ہیں اور جس قدر کائنات ساتوں زمینوں میں ہیں بلکہ وہ کھل

جو اونیسے پچیس سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگئے
 و الحمد للہ رب العالمین (۲۱۹) صحیح بخاری میں حضرت اسماء بنت ابی بکر
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے نماز کسوف کے بعد فرمایا مومن شیئ کنت لم اربہ الا قد ایتہ فی سعادہ ہذا
 الجنۃ والنار تمام موجودات میں جو کچھ میں نے زندہ کیا تھا وہ سب اپنی
 اس قیام میں دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت و دوزخ (۲۲۰) ابن ابی نجار
 ابو المعتمر مسلم بن اوس و جابر بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المؤمنین
 مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا سلو فی قبل ان تقعد فی
 فانی لا اسأل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ مجھے پوچھو قبل اسکے کہ مجھ سے
 کہ عرش کے نیچے جس چیز کو مجھے پوچھو میں بتا دوں گا فائدہ امیر المؤمنین کا
 یہاں یہ ارشاد ہے اور سوال ۸۷ میں حضرت مولے کا ارشاد گذر کہ قیامت
 تک جو چیز مرنے والی ہے مجھے جو کچھ پوچھو میں بتا دوں گا مسلمانوں کی ان ارشادات
 عالیات کا یہ صاف مطلب یہ ہیں کہ مولے علی فرماتے ہیں جنت و نار کرسی و جنت
 آسمان و جنت زمین اور جو کچھ اونکے درمیان ہے ماتحت النیر تک اور اب اس
 قیامت تک کے تمام احوال تمام کائنات کو میرا علم محیط ہے جب تو فرماتی ہیں
 کہ ان جمیع اشیا سے جو کچھ پوچھو میں بتا دوں گا تا قدر و بے ادب و محروم و بے علم ہے
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ درس کریمہ یہ ہم الکتاب
 و الحکمۃ کے ایک تعلیم یافتہ کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر یہ علم مولے علی کو کسے دیا
 قرآن فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہم کو کون

تعلمون پھر حضور کے علم عظیم و اعظم کا کیا حصہ و شمار ہو سکے موقوالجیظکم عن اللہ
 علیم بذات الصدور فائدہ جلیلکہ بعض اہلسنت نے حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون پر آئینہ کریمہ علمائے مالم تکن تعلمون کان
 فضل اللہ علیک عظیم سے استدلال کیا کہ رب عزوجل اپنے محبوب اکرم
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے اللہ نے تمہیں
 سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے کلمہ ماعوم
 کے لیے آتا ہے توجہ موجودات کو علم نبوی کا شامل ہونا ثابت ہوا۔ اس
 دلیل کی تفسیر تحقیق و تقریر تو انشاء اللہ العزیز القدر الدولۃ المکیہ میں دیکھیے گا
 جاہل نجدیوں نے کہ شاید ضباب تھا تو ہی صاحب بھی اونہیں میں ہیں اوسپر اعتراض
 کیا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے علیکم مالم تکنوا تعلمون یہ نبی لکھو سکھاتے ہیں جو کچھ تم نہ جانتے
 تھے تو اس سے صحابہ کے لیے بھی یہ علم شامل ثابت ہو جائیگا اسکا جواب ماعظم
 خود ہی بسان تھا صحابہ کو یہ علم شامل اصلاً عطا نہ ہونا کسی دلیل شرعی سے ثابت
 ہے یا نہیں اگر ہے تو صحابہ میں دلیل تفصیل قائم ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم میں تفصیل کیوں ہونے لگی اور اگر نہیں تو بدکننا کیسے سہی
 اور لاکھ بار سہی بحمد اللہ ہمدی سرکار ابدت قرآن کی عظمت شان ہی ثابت ہوتی ہے
 کہ اپنے غلاموں کو ایسے عظیم علم عطا فرما دیے موت تو وہابیت کی ہے وہ تو
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اسکا کروان حصہ ثابت
 کرتے مری جاتی تھی اوکے غلاموں کے لیے ثابت دیکھو کیا لاکھ لاکھ رفواریوں
 کا جنم لیکر لاکھوں موت مری گئی مگر ارشادات امیر المؤمنین فاروق اعظم و دیگر

صحابہ کرام و امیر المؤمنین موئے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو شامت کی ماری
 خدا کی پھٹکاری نبی کی دھکاری عمر کی لٹکاری علی کی پھٹکاری وہایت بیچاری کی
 آخری ہی ہول دی فاروقی اعظم و ابوزید انصاری و خلیفہ بن الیمان و ابوسعید خدری
 و منبرہ بن شعبہ و ابی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بتا دیا کہ ہاں ہاں حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماکان و مایکون ہمارے سامنے بیان فرما دیا
 آگے یا درہنار نہانا تعلیم کی شرط نہ تعلیم کے منافی اور اللہ کے غالب شیر علی رضی
 نے اپنی یاد کی مقدار بھی بتا دی کہ عرش سے فرش تک آج سے قیامت تک
 کی جو بات مجھے پوچھو میں بتا دوں گا و الحمد للہ رب العالمین (۲۲۱) حضرت
 مولوی معنوی قدس سرہ القوی و فرسوم شہنوی شریفین حدیث
 ذکر فرماتے ہیں جس میں موزہ و عقاب کا ذکر ہے اس حدیث میں جو حضور
 پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چہ ہر غیبی خدا مارا نمود
 دل و زمان مخط بخود شمول بود (۲۲۲) مولانا بکرم العلوم ملک العمامہ قدس سرہ
 شرح میں نقل فرماتے ہیں از بہت استخراق بعینہ معنیات برانیا مستو شود
 پھر فرمایا معنی بیت چہین بحث کہ سبب استخراق توجہ باکوان نبود پس بحث کوان
 مغفول عنہ نامد و این وجہ است (۲۲۳) امام اجل قاضی میاض
 شفا شریفین میں فرماتے ہیں لکنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوقی علم کلمتہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا ہوا (۲۲۴) مجلس
 پھر (۲۲۵) علامہ عین الدین امدی پھر (۲۲۶) علامہ رضانی
 شرح مواہب میں کریم و علم ادم کا اسماء کلمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں انرا

اصحاب الاسماء وہی المسمیات لقول تم عرضہم ولواراد الاسماء لقول تم عرضہا علیہ
 کریمہ میں ناموں سے سے مراد ہیں یعنی اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو تمام موجودات کا علم عطا فرمایا اجناس انواع اشخاص جنہ اصحاب اسماء کہ منیر
 زوی العقول سے عرضہم فرمایا خالی نام ذوی العقول نہیں وہ مراد ہو تو
 عرضہا فرمایا جانا اقوال اس سے مراد یہ ارشاد آہی ہے فقال انبئونی
 باسماءہو ۴۷ مولے تعالیٰ فرشتوں پر انہیں پیش کر کے فرمایا مجھے ان
 اشیا کے نام بتاؤ تو قطعاً سے ہی پیش کیے گئے اور ملکہ نے نہ پہچانے نہ انکی
 نام بتا سکے قال یا آدم انبئہم باسمائہم مولے تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو ان
 سب کے نام بتا دے تو فوراً اشارہ اصحاب اسماء کی طرف تھا فلا انباء علم باسمائہم
 آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کے نام بتا دیے کہ یہ چیز وہ ہے یہ وہی
 تو نام بھی جانے اور سے بھی پہچانے کہ جو خانی نام کسی شے کا جانتا اور اس شے کو
 پہچانتا ہو وہ اسے دیکھ کر نہیں بتا سکتا کہ یہ اس شے کا نام ہے تو یقیناً اسما
 ہوسے سب کا علم سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تھا قللہ الحجۃ البالغۃ لقادہ
 فی الفیوض المملکیۃ (۲۲۷) حافظ الحدیث سیدی احمد سبیلما سی
 قدس سرہ اپنی شیخ کریم حضرت سیدی سید عبدالعزیز مسعودی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب تنطاب ابریز میں راوی کہ انہوں نے اسی کہیہ
 وعلومہ اور اسماء کلہا کی تفسیر میں فرمایا المراد بالاسماء کلہا الاسماء من کل شئ
 تحت العرش الی ما تحت الارض فی ذلک الجنۃ والنار والسموات السبع و ما فیہن
 وما بینہن و ما بین السموات والارض و ما فی الارض من البراری والقفار والادویۃ والجمار

والا شجرہ کفیل مخلوق فی الکلی ناطق او جاد آدم لیرث اصلہ وفائدہ کیفیہ ترتیبہ و وضع محو
 قہنہ علوم آدم و اولادہ من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والاولیٰ الکل رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم اجمعین تمام ناموں سے مراد اس تمام مخلوق کے ملکوتی نام ہیں جو
 زیر عرش و زیر زمین تک ہر ذرہ میں جنس و نوع و ہفت آسمان اور جو کچھ ہر آسمان پر ہر ذرہ کچھ
 ہر ذرہ آسمان کچھ زمین ہر ذرہ کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہر ذرہ کچھ زمین ہر ذرہ کچھ آسمان
 اور زمین و آسمان و زمین ان تمام مکانات میں اللہ کی جتنی مخلوق ہے جتنا ہے بیان آدم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام او کی اصل اور او کی فائدہ اور او کی ترتیب کی کیفیت اور صورت کے متعلق
 کہہ رہے ہیں یہ علوم تنبیہ آدم فائدہ والسلام۔ دین بللہ و علی اولاد میں
 سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام رکھ کر دلیا رضہ بعد تعالیٰ عنہم سب ان تمام
 اشیا کو جانتے ہیں پوری مفصل عبارت غافل الاعتراف میں دیکھو واللہ
 بحسب العین (۲۲۸) حضرت سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات
 مکملہ بار۔ اس امر سے کہ اولیٰ نائب کان ابیصلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہ
 آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ولد و الفصل النسل و عین فی کل زمان خلفاء الی ان اول
 زمان نشأۃ الجسم الظاہر احموی صلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطبہ من الشمس الباہرۃ
 فندرج کل نور فی نورہ الساطع و غاب کل حکم فی حکمہ و القادت جمیع الشرائع الیہ
 و ظہرت سیادتہ الی کانت بالہ فہو الاول والاخر والظاہر والباطن و ہو کل
 علیم فانه قال او تیت جو امع الکلم و قال عن ربہ عزرب بیدہ میں لیتے فوجدت
 بروانا ہا میں خدیہ فعلت علیم ولین والاخرین فحصل الہ الخلق والنسب الالہی
 من قولہ تعالیٰ عن نفسه هو الاول والاخر والظاہر والباطن و ہو کل علیم

و جارت ہذہ الآیات لی سورۃ الحمد الذی فیہ باس شدید و مناقع للناس
 فلذلک بعث بالسیف و ارسل رحمۃ اللعین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 پہلے خلیفہ و نائب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو کر پھر ان کے اولاد ہو کر آئیں مسلسل
 چلی اور ہر وقت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے نائب مقرر ہوتے رہے یہاں تک کہ بدن پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی آفرینش کا وقت آگیا تو حضور نے نگاہیں خیرہ کرتے سورج کی طرح
 ظہور فرمایا تو ہر تیز حضور کے نور بلند میں گم ہو گیا اور سب حکومتیں حضور کی حکومت
 میں چھپ گئیں اور تمام شرعین حضور کی طرف کھینچ آئیں اور حضور کی سرداری
 مطلق کہ اب تک باطن تھی اب علانیہ ظاہر ہو گئی تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اور ان کا علم ہر شے کو محیط ہے اس لیے
 کہ انھوں نے فرمایا میں جامع کلمے عطا فرمایا گیا اور اپنے رب عزوجل سے روایت
 فرمائی کہ اوستے اپنا دست قدرت میری دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جسکی
 ٹھنڈک میں نے اپنی سینہ میں پائی تو مجھے سب آگوں پھولوں کا علم آگیا تو
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان صفات الہیہ سے نصیب و بہرہ اور ربانی
 علاقہ ملا جو اللہ عزوجل نے اپنی شان میں فرمایا کہ وہی اول و آخر و ظاہر و باطن
 ہے اور اس کا علم ہر شے کو محیط۔ اور یہ صفات سورہ حدید میں مذکور ہیں اس لیے کہ تو ہی
 میں سمجھ آئی ہے اور لوگوں کے فائدہ۔ لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نور الیکبر سوت ہوئے اور تمام جہان کیلئے رحمت بھیجے گئے صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم مسلمان ہیں انہی کو دیکھے اوسکا ایمان گواہی دیگا کہ اللہ میرے

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی شان ہر آدمی پر دل جلیبے اللہ اور کائنات
 پر یادہ کہے فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مہذا آتش غیظ میں بھینکے اللہ تعالیٰ
 ہمیشہ بختار کہے ذلک جزا واعداء اللہ النار قل موتوا بغيظکم ان اللہ عظیم
 بذات الصدور و صلی اللہ تعالیٰ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم یہی مضمون یعنی آیت کریمہ
 کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تطبیق سوال ۱۷۲ میں حضرت شیخ
 محقق موقت عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی سے گزرا اور اس کی بھی
 تریادہ دل دشمنان پر خارہ تھا کہ تفسیر جلیل نیشاپوری سے سوال ۷۵ میں
 گزرا کہ علم مابین ایدیکم و ما خلفکم سے و لایودہ حفظہما تک کے اومان
 غلیبہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منطبق فرمایا اور یوں دل ایدار
 آگ وہ ہے جو اس سوال آئندہ میں آتا ہر ۲۲۲ ہوتا ملک العلماء البحر العلوم
 عبدالحق قدس سرہ خطبہ ہوا شیخ میرزا ہر سال میں فرماتے ہیں علمہ علوما بعضہا ما احتوی
 علیہ العلم للعلم و ما استلغی علیہ اما علمہا اللوح الاو فی لم یلد الدہر مشاہد من الازل
 ولہ یولد الی الابد غلیبہ لہ من فی السموات و الارض کفوا الحد اللہ عزوجل نے محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ علوم تعلیم فرمائے کہ قلم اس علیہ (جیسے تمام ماکان و مایکون
 تھا) اس کے بعض ہی پر مشتمل ہوا اور لوح محفوظ نے جسے جمیع ماکان و مایکون کو پیدا
 اسے لیا اور کائنات نہ کر سکی زمین میں ازل سے اب تک اس کا مثل نہ ہوا نہ ہو تو یہ نرم
 آسمانوں اور زمین میں اس کے جوڑ کا کوئی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قول
 مبارک فعل سوم میں لکھنا تھا کہ ہوجہ مناسبت یہاں مذکور ہوا (۲۳۰)
 عادت اللہ رسیدی علی خواجہ غفرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر (۲۳۱) امام

عبد الوہاب شہرانی قدس سرہ الربانی کتاب الجہاد والدہر من کتاب ردة الشوہ
 دونون میں فرماتے ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو الاول والاخر والظاہر
 الباطن قدوس حین اسری بہ عالم الاسماء ولہا مرکز الارض واخرہا السماء والارض
 احکامہا وتعلقا تھا ثم ولج البرزخ الی انتہائہ وہو السمار السابۃ ثم ولج عالم العرش
 الی ما لا انتہایہ کہ والفتح فی برزخیۃ صور العوالم الالہیۃ والکونیۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہی اول و آخر وظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج عالم اشیا میں داخل ہو کر
 جسکی ابتدا مرکز میں اہانتہا پہلا آسمان اس عالم کے جملہ احکام وتعلقات جان لے لے
 پھر عالم برزخ میں اوسکی انتہا تک تشریف فرما ہو کر اوسکا منتہی ساتواں آسمان
 ہے۔ پھر عالم عرش میں جلوہ افروز ہو کر وہاں تک جسکی انتہا ہی نہیں اور حضور کے
 باطن میں آبی عالموں اور حادثات عالموں کی صورتیں منکشف ہو گئیں صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم (۲۴/۲۵) محل ائمہ شیعہ الی جمع النہایہ میں فرماتے ہیں قدور ودان اللہ تعالیٰ
 لم یخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حۃ اطلعہ علی کل شئ ویشک روایت میں ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لیکیا جب تک حضور کو جیسے
 موجودات کا علم عطا نفراد یا (۲۴/۲۵) علیہ حسن بن علی العقی حاشیہ غم المبین
 امام ابن جریر اور (۲۴/۲۵) قاضی ابن عوطیہ فتوحات و مہمہ شرح ابن
 امام نووی میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں
 فرماتے ہیں الحق کا قال جمع ان اللہ سمیعہ و تعالیٰ لم یقبض غیبنا صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم حۃ اطلعہ علی کل ما ابہمہ غیبہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض حق
 وہ قول ہے جو ایک جماعت علمائے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ

عالم و باطن

تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لگی کیا یہ سائنک کہ جو کچھ حضورؐ سے مخفی رہا تھا سب کا علم حضورؐ کو عطا فرمایا تہنیک یہ دونوں قول بھی نفس سوم کے ہیں کہ بہت مناسب
 یہاں تحریر ہوئے واحمد للہ رب العالمین غلامان سرکار محمدی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نفس سوم میں وہی احادیث صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علم
 مکان و مایکون تعلیم ہوئے کا ثبوت تھیں جس پر سوال میں تبہ کر دی اور فصل
 چہارم میں سوال ۱۸ سے آخر فصل تک اہمیت کرام کو قیامت تک جو کچھ ہوئی
 والا ہے سب کا علم ملنے کا بیان تھا۔ اس فصل سے جو اقوال غلامان سرکار محمدی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں جدا تمیز کریں وباللہ التوفیق
 (۲۳۵) صحیح بخاری شریفین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ

منہ اللہ دے علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عز وجل اہل فرما ہے سن عادی

لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وانا تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما اقر عتبہ علیہ السلام

یزال عبدی یقرب الی بالنوال حتی اجبہ فاذا اجبتہ کنت سمع الذی یسمع

بہ ولبصر الذی یرہ ویدہ التی یربطش بہا الحدیث جو میری کسی دلی شہادت

کرکھے میں نے اس سے لڑائی کا اعلان دیدیا اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا قرب

نہیں چاہتا جو مجھے اپنے فرائض سے زیادہ پیاری ہو جو میں نے اس

بندہ کو کہیں اور نہ نفل عیادتوں میں اور خطا بارگاہ میں اس کے لیے مقبول ہو تا ہے جو مجھ میں اسی

بنا شہور کہیتا ہوں تو میں اس کا کہہ جاتا ہوں جس وہ سنتا ہے اور اس کے آنکھ ہو مانتا ہوں جس وہ

کہتا ہے اور اس کا کہہ جاتا ہوں جس سے وہ گرفت کرتا ہوں امام محمد بن ابی حنیفہ کی تفسیر کے بعد میں

تراویح اویا کرنا امر پر امانت دلائل کی جگہ ششم میں اسی حدیث کے بعد فرما فرما بن العباد والذی علی

الطاعات بلوغ الى المقام الذي يقول الله تعالى كنت له سمعا وبصارا فاذا صار نور جلال الله تعالى
 سمع القريب والبعيد واذا صار ذلك النور لم ير الى راي القريب والبعيد واذا صار ذلك
 النور يراى الى قدر رضى التعرف في الصعب والسهل والبعيد والقريب بنده جيب جيبه طاعت
 بين انكار تباہ ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جسکی نسبت اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں خود
 دیکھ سکے گا کہ جو جاتا ہے وہ نورادسکا کان ہو جاتا ہے بندہ نزدیک
 دور سب سننا ہے اور جیب وہ نورادسکی آنکھ ہو جاتا ہے بندہ نزدیک دور سب دیکھتا ہے
 اور جیب وہ نورادسکا ہاتھ ہو جاتا ہے بندہ ہل و دو شور دور و نزدیک میں تصرف کرتا ہے
 (۲۷۴) بحوالہ تاریخ اور ترمذی جامع میں حضرت ابوسعید خدری اور امام
 ترمذی کبیر حکیم محمد بن علی نو اور الامام ابو اسویہ نو اور بطریق کبیر ابو ابن عدی کامل
 میں حضرت ابو امامہ باہلی اور ابن جریر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حضرت ثوبان رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 اتقوا فرستہ المؤمن فانیہ فیظہر نور اللہ من کامل کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کو کند
 سے دیکھتا ہے زاد فی حدیث ثوبان وینطق بتوفیق اللہ اور اللہ کی توفیق سے بات کہتا
 ہے۔ امام ابن الحاج مکی مدخل میں فرماتے ہیں کفی فی ہذا بیانا قولہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم المؤمن فیظہر نور اللہ استہ و نور اللہ لا یحجبہ شے نہانی حق الاحیاء میں
 المؤمنین فکیف من کان منہم فی الدار الاخرۃ اسکے بیان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہی کافی ہے کہ مومن کامل اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اللہ کو
 لو کہ کوئی چیز عیروہ نہیں ہو سکتی یہ اون مومنوں کے حق میں ہے جو دنیا میں ہیں
 پھر انکا کیا کہنا جو دنیا سے انتقال فرما کر اس گھر میں پہنچ گئے (۲۷۵) امام

قاضی پھر (۲۳۸) فاضل علی قاری پھر (۲۳۹) علامہ عبد الرؤف شاہ
 فیہ شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت
 عن العلائق البدنیۃ انصرفت بالذات الہیۃ ولم یبق لہا حجاب فترى وتسمع کل کلمۃ
 پاک جانیں جب بدن کے علائقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے طباقی ہیں اور ان کے
 سامنے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہیں حاضر ہیں (۲۴۰)
 علامہ بالہ حضرت سیدی سلطان دمشقی پھر (۲۴۱) امام شعرانی لطیفات کبریٰ
 میں فرماتے ہیں العارف من جعل اللہ تعالیٰ فی قلبہ لوحا منقوشا بأسرار الموجودات
 فلا تفرک حركۃ ظاہرہ ولا باطنیۃ فی الملک والملكوت والشفہ بالعلو کشف عارف وہ
 جسکے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی کہ جہاں اسرار موجودات اوسمیں منقوش
 ہیں تو ظاہری یا باطنی کوئی حرکت ملک یا ملکوت میں نہیں ہوتی جسے وہ بغیر علم و
 کشف سے دیکھتا نہ ہو (۲۴۲) امام اجل سیدی علی وقاری رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ پھر (۲۴۳) امام عبد الوہاب عفا ذلہ عنہ ارام کی کتاب مستطاب السیوایت
 والحواس میں فرماتے ہیں لیس الرجل من یقید العرش وما واء من الملک والہیۃ والذات
 والما الرجل من نقۃ بصرہ الی خارج ذلک الوجود کما وہناک لیرف قدر عظمتہ سبحۃ و
 تعالیٰ مرد وہ نہیں جیسے عرش اور جو کچھ اوسکے اعلا میں ہے آسمان و جنت و اذیہی
 ہرگز متبذیر کہ لین مرد تو وہ ہے جسکی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اوس
 سوچید عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلیگی (۲۴۴) سیدی علی خواجہ عرف
 اللہ قدس سرہ پھر (۲۴۵) امام شعرانی ابوالہریرہ الدینین فرماتے ہیں لکل
 نفس مرآۃ الوجود العلوی والسطی کلہ علی التفصیل کامل کما ان تمام عالم علوی

وخلی کا بروہ تفصیل آیت ہے (۲۷۴) مکاشفہ کبیر سیدی شریف عبد الغفر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر (۲۷۵) حافظ الحدیث سید محمد اسماعیل کتاب شکار برین

فرمان آیتین ما السموات السبع والارضون السبع فی نظر المؤمنین الا کتمة ملقاة فی ظلمة من
الارض ساتون آسمان اور ساتون زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں
جیسے کسی میدان افق و دق میں ایک چھٹا پڑا ہو (۲۷۸) اسی کتاب مستطاب میں
(۲۷۹) امام محدوح سے ہر ان للروح سمعین سمعہا الذی غیب الیہا قبل

مجبہ فی الذات و ہو الذی یبلغ مشارق الارض و مغاربہا و سمعہا بعد حجبہا و ہو من الاذن
فقط و لیس عن احد ہا قبل الحجب ہو الذی یبلغ اے مشارق الارض و مغاربہا و
یخرق السبع الطباق و ثانیہا بعد الحجب و ہو من العین فقط روح کی دو شواہد ایمان
ہیں ایک وہ کہ بدن میں آنے سے پہلے اصوات اوسکی ہر وہ وہ ہر کہ زمین کے
مشرقون مغربون تک پہنچتی ہے دوسری بدن میں آنے کے بعد وہ ہر کہ ان
کے ذریعہ ہر ہر یو ہیں دو نگاہیں ہیں ایک خود اوسکی کہ زمین کے سب مشرقون
مغربون تک پہنچتی اور ساتون آسمانوں میں نفوذ کرتی ہے دوسری وہ کہ اس
آنکھ سے ہے (۲۵۰) محدث موصوف (۲۵۱) امام محدوح سے راوی

یشاہد ما حبہ الفتح الارضین السبع و ما فیہن و السموات السبع و ما فیہن و ما فیہن
افعال العباد فی دورہم و تصورہم بصیرۃ التی لا یحجبہا ستر و کذا یشاہد الامور مستقبلہ
اس کشف عظیم والا ساتون زمینوں کو دیکھتا ہے اور جو کچھ اونہیں ہے اور ساتون
آسمانوں کو اور جو کچھ اونہیں ہے اور لوگ جو کچھ اپنے گھر و ان اور محلوں میں کرتے
ہیں اوسرا ہر دل کی آنکھ سے دیکھتے ہر ہر کوئی چیز وہ نہیں ہو سکتی یوں اللہ کی ہر ہر

کتاب ہے (۲۵۲) یہی حافظ الحدیث (۲۵۳) انھیں لازم وارن سحر
راوی وہ مالکی القہر بن اویس کے یہاں نماز عید میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں
ہیں اور دوسری میں چھ۔ فرماتے ہیں حضرت سے میں نے اسکا سبب پوچھا

ارشاد فرمایا سیبہ بن التکبیر الاولیٰ یشاہد فیہا العبد التکبیر والایما سید الوجہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المکونات التي فی الارض الاولیٰ والتي فی السماء الاولیٰ
(وہذا ذکر الی ان قال) والسابعة یشاہد فیہا المکونات التي فی الارض السابعة
والتي فی السماء السابعة ہذا فی الزکوة الاولیٰ والثانیۃ والتکبیرۃ الاولیٰ ثبہا

یشاہد فیہا ما خلق فی الیوم الاول وهو یوم الاحد (وہکذا ذکر الی قولہ) والسادسۃ
یشاہد فیہا ما خلق فی الیوم السادس وهو یوم الجمعة اسکا سبب یہ ہے کہ یہ سات
خصوصاً سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تو کیا ذکر پہلی تکبیر میں جس قدر مخلوقات
پہلی زمین اور پہلے آسمان میں ہیں ان سب کو مشاہد کرتے ہیں اور دوسری زمین
اور دوسرے آسمان کی اور اسی طرح یہاں تک کہ ساتویں تکبیر میں ساتویں زمین
اور ساتویں آسمان کی مخلوقات مشاہد کرتے ہیں۔ یہ پہلی رکعت میں ہوا
اور دوسری رکعت میں پہلی تکبیر میں وہ سب ان کو نظر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ
نے ائمہ انجمن میں پہلے دن یعنی التوار کو بنایا اور دوسری میں وہ جو پہر کو
بنایا اور اسی طرح یہاں تک کہ چھٹی تکبیر میں وہ ساتویں جہیٹھے دن یعنی
جمعہ کو بنایا۔ آگے ارشاد فرمایا کہ تکبیر دن کا حکم اگرچہ موجب ہے اور عزم
میں یہ مشاہد کیاں مگر ان کو چاہیے ہر عید میں تکبیر کہتے وقت اسکا اجماعی
طویر پر غیاں کرتے جائیں اور اپنے رب کے کرم پر خوش ہوں اور ان کی دعاؤں

رکھیں اللہ جواد کریم ہر مرنے سے پہلے تفصیلاً بھی یہ سب کچھ دکھا دیگا اور اللہ
 ہر چیز پر قادر ہے (۲۵۴) ایسی علامہ محدث (۲۵۵) انھیں امام مکاشف
 راوی المفتوح علیہ یفتح فی بصرہ فیہری بالسموات والارضین وفی سمعہ فیسمیع بالملئ
 اذا حرکت رجلہا من مسیرۃ عام ولا یشغلہ سمع عن سمیع حتی انہ یسمع ویفہم ما یقول
 فی آن واحد اذ من الناس صاحب فتح کی نظر کھول دی جاتی ہے تو اس سے
 سب آسمانوں اور سب زمینوں کو دیکھتا ہے اور اس کے کان کھول دیے جاتے ہیں
 کہ سال بھر کی راہ سے جو ٹہنی کی پھل سنتا ہے اور اس سے ایک آواز دوسری سے
 مشغول نہیں کرتی یہاں تک کہ ایک آن میں ہزار ہا آدمی جو کچھ کہہ رہے
 ہوں سب کی سنتا اور سب کی سمجھتا ہے (۲۵۶) ایسی حافظ نبیل (۲۵۷) انھیں
 امام جلیل سے راوی من عرف السمرانیۃ واسرار الحروف اعانہ ذلک علی فہم
 بالحق القرآن عونا کثیر او علم مافی عالم الارواح وما فی ہذہ الدار وما فی الدار الاخرۃ
 وما فی السموات وما فی الارضین وما فی العرش وغیر ذلک وعلم ان معانی القرآن
 العزیز التي یشیر الیہا لانہایۃ لیسما فلعلم معنی قوله تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیء
 جو سرائی اور سرلہ حروف پہچان لے اس سے قرآن عظیم کا باطن سمجھنے پر پوری مدد ملتی ہے
 وہ شخص جان لیتا ہے جو کچھ عالم ارواح میں ہوا اور جو اس گھنٹوں اور جو کچھ آخرت کے گھنٹوں
 اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں اور جو کچھ عرش میں ہوا اور انکسوا علوم اور
 جان لیتا ہے جو قرآن کریم کی کسائی کی طرف وہ اشارے فرماتا ہے جو دنیا یا آخرت پر اس وقت
 اس سے اس آیت کا مطلب روشن ہوتا ہے کہ سمیع قرآن میں کیلی چیز اور سمیع کی (۲۵۸)
 یہی حاقط حدیث (۲۵۹) انھیں امام رفیع سرادی کہ فرماتے رفیق ذلیلا یبلغ مقاما

عظیم و مہیا نہ بشاید مخلوقات الناطقة والعامة والوحوش والحشرات والسموات
 وکجوما والارضین و فیہا و کرۃ العالم باسرا تستمد منه و سميع اصواتہا و کجماہا فی خلقة
 واحدة و یدکل واحد بما یتحتاج و یعطیہ ما یصلح من غیر ان یشغلہ بہا عن ہذا بل اعلیٰ
 العالم و اسلم بمنزلۃ من ہو فی جہ واحد عنده ثم یرحم ہذا الولیٰ فی نظر فیہی مددہ
 من غیرہ و ہو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یرى مدد النبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم من الحق سبحانہ فیہی الکل منہ تعالیٰ ہنہ ایک ولی کو دیکھا کہ بہت عظیم
 مقام پر تھے وہ یکجہ تمام مخلوقات گو یا و خاصوش و وحوش و حشرات الارض
 اور آسمانوں اور انکے ستاروں اور زمینوں کو اور جو کچھ اونہیں ہے اور عالم کے
 سارے کڑکڑ دیکھتے تھے کہ ہر چیز اوست مدد مانگ رہی ہے اور یہ دن سبکی
 آوازیں دن سب کا گم ایک لحظہ میں سننے اور ہر ایک کی حاجت روا کرنے
 اور ہر ایک کو جو اسکے لائق ہے عطا فرماتے اور ارضین ایک کام دوسرے سے
 غافل نہ کرتا بلکہ تمام عالم بالا و عالم زیرین سب انکے سامنے ایسا تھا کہ گویا ایک جی مکان
 میں جمع ہے اسپر اگر اون ولی کو خیال جاتا کہ میں تمام جہان کا حاجت روا ہوں
 تو محض اللہ باعث ہاںک تھا لہذا (موسے تعالیٰ نہیہ رحم فرما تاکہ بغور کرتے تو دیکھتے
 کہ انکی مدد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں (تو تمام جہان کو
 دینے والے تمام عالم کی حاجتیں روا فرماؤ) حضورین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یرى
 حضور کی نعمت ہٹنے والے اور حضور کی مدد اللہ عزوجل سے ہے تو آنکھوں دیکھتے
 کہ سب کچھ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ ان الی ربک المنہج و الحمد للہ رب العالمین
 (۲۴۰) امام اچیل سیدی صدر الدین قونوی قدس سرہ القوی اعجاز البیان

تفسیر سورہ فاتحہ شروع میں فرماتے ہیں انسان لسنہ جامعہ فلیس فی من
الاشیاء الا وہو مرسوم فی جمیعہ لما تم خص من قیود الصفات الجزئیۃ کیوں اور کہ
مقتدا بحسب الصفۃ الحاکمۃ علیہ فاذا تجرد واستہی الی المقام الجمعی الوسطی
قام کمال النقطۃ مع کل جزء من المہیط وقابل کل حقیقۃ ہافیہ منہا فادرک کل
فرد من افراد لسنہ وجودہ ما یقابلہا من التقائق فحصل لہ العلم المحقق بختائق الاشیاء
واصولہا ومبادیہا وہ مختصر آدمی نسخہ جامعہ ہے تمام موجودات عالم میں کوئی چیز
ایسی نہیں جو اس کی جمعیّت میں منقوش نہ ہو مگر جب تک سب قیود جزئیہ سے آزاد
نہو جائے جو صفت جزئی اسپر ماکم ہوا اسکا علم اسی کے مقتضے تک محدود رہتا ہوا درجہ
موجود ہو کہ مقام جمیعت تک پہنچتا جو وسط میں ہوا وقت اسکا حال ایسا ہو جاتا ہے جیسے
سرکہ کہ تمام اجزاء محیط سے اسی ایک نسبت ہوتی ہوا ہر حقیقت کا جو نقش خود اسکی ذات
میں موجود ہے وہ اس حقیقت کے مقابل ہو کہ اگر نسخہ وجود کے ہر ہر فرد سے اسکی
مقابل کی حقیقت کا ادراک نہ ہا ہر لون اسی جملہ موجودات کی حقیقتوں اور املوں
اور مبادی کا علم تحقیقی حاصل ہو جاتا ہے (۲۶۱) شاہ ولی اللہ صاحب
فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیفیتہ ترقی العین جیزہ لی فیض اللہ من تسجلہ لکل شئ کما انجز من ہذا المشہد فی قصۃ المعراج النبی
محبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اسکا علم فاض ہو کہ بندہ کہ تو
اپنی جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ برستے اوپر روشن ہو جاتی ہر جیسے کہ
قصہ معراج واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مقام سرحدی
یعنی وہی حدیث حسین فرمایا مجاہد جیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی (۲۶۲)

اوسین ہے العارف یجذب الی حیز الحق فیصیر عندہ الشفیع الی کل شئی عارف مقام حق
 تک کھنکھہ بارگاہ قرب میں باریاب ہوتا ہے وہاں ہر چیز اور ہر پریشانی جو جاتی ہے
 (۲۴) اوسین ولی نزد کے خصائص سے لکھا کہ وہ زمین سے آسمان تک
 تمام مخلوقات غصری پر حاکم ہوتا ہے پھر لکھا کہ یہ تسلط انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
 میں توئی ہر ہے وافی غیر ہم فنا صعب وراثتہ ملائکہ کا لمجوریۃ والقلبیۃ وظہور آثارہ
 وادکامیہ والبلوغ الی حقیقہ کل علم و حال رہے غیر انبیاء اومنین وراثت انبیاء کو منصب
 میں جیسے نمود ہونا قطب ہونا اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا اور ہر علم و حال کی
 حقیقت کو پہنچ جانا کیوں جناب تھانوی صاحب ان تمام صحابہ و ائمہ
 و اولیاء علیہم السلام بلکہ انبیاء بلکہ خود حضرت کبریا بلکہ ان خود صہم میں سب سے
 سخت تر جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو آپ کا فرستنا
 کیا ٹھہراتے ہیں بنیوا التوجروا بنیوا التوجروا بنیوا التوجروا

(فصل ششم)

اب صرف زمین کے علم محیط میں خبر تھانوی و گنگوہی صاحبان کی لینا ہوتا ہے
 التوفیق تھانوی صاحب اب تو فتنہ بیٹی کا ذرا سا ڈھیر رنگیا ایسے علم محیط پر گنگوہی
 صاحب ہاتھیر کا ہر رنگ کے ہیں حسین کوئی حصہ ایمان کا نہیں کیے دھرم میں
 وہ اپنی قید اترازی تھی تو لکھتے تھے کہ گنگوہی صاحب جو بے کذب تھے اور ایک
 خاص تحریر اپنی مہری دیکھ کہ جو شخص محبوبان خدا خنومہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کیلئے تم زمین کا علم محیط مانے کہ زمین میں شرق تا غرب جنوب تا شمال

فصل ششم
 فقط از زمین علم محیط میں کامل خبر گنگوہی تھانوی دونوں کی لینا

زمین کی لینا

جو تیار ہوتا ہے جو بھول کھلتا ہے جو نہ کہیں سات اندھیر یوں میں پڑا ہے
 جو چوٹی اندھیری رات میں کہیں طہی ہو جو نبض ہمتی ہو چو پلک جھپکتی ہو جو خطر کسی دل میں
 گزرتا ہے بلا استغنا سب کو ان کا علم محیط ہے۔ کیا آپ ایسا لکھ بیٹھے حاشا قیہ ہو جائے
 کبھی نہ کھو گے اور کہے کی شرم لکھ بھاگو تو برائی کی مدد سے اس زمین میں تو کہیں
 رہ نہ سکو گے ناچار تھیں وہی گنگو ہی مالا جینی اب اپنی علم دانی کھویے اور ان
 سوالوں کے جواب ہو یہ سوال ۴۴ ص ۴۴ صحیح مسلم شریف میں تو بان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ زوی الی الارض
 فرأیت مشارقہا ومغاربہا بیشک اللہ عز وجل نے میرے لیے زمین جمع فرمادی
 کہ میں نے اس کے جس جس ٹکڑے میں آفتاب جکتا اور جس جس ٹکڑے میں
 آفتاب ڈوبتا ہے سب ملاحظہ فرمائے۔ ظاہر ہے کہ زمین کے ہر ٹکڑے پر
 آفتاب طلوع وغروب کرتا ہے تو معنی یہ ہوئے کہ تمام زمین کا ایک ایک
 ذرہ میرے پیش نظر اقدس ہوا اور بیشک مشارق ومغارب تمام زمین سے

کنایہ ہے قال اللہ تعالیٰ رب المشارق والمغارب اور رب الارض
 کہا پھر فقیر نے نسیم الیاف میں اسی حدیث کے تحت میں دیکھا المشارق
 والمغارب کنایہ عن الجمع کما فی قولہ تعالیٰ رب المشارق والمغارب
 وللہ الحمد (۲۶۵) علامہ علی قاری شرح شفا شریف میں اس
 حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ای جمعہا لی وطوبابا بقرب بعید الی
 قریبہا حتیٰ اطمعت علی ما فیہا جمیعہا واستغنیہا امتی جزر فخر ہے ملک جمع

۴۴
 صحیح مسلم شریف
 ج ۱ ص ۴۴

اجزاء انہاء مختصراً بقول وذلک فی زمین سیدنا المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حیث تہک الملک کلہا الاملۃ الاسلامیۃ (۲۶۶) سیمین ہر اے جمعیت
 وحم بعضہا بعض حتی یطلع علی جمیعہا ان دونوں عبارتوں کا حاصل وہی
 ہے کہ حدیث میں جمیع زمین کا ملاحظہ فرمانا مراد ہر تمام زمین اور جو کچھ آسمان
 ہے سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا (۲۶۷)
 سیمین الریاض کی اسی جلد سوم کے آخر میں ہر الانبیاء عسرة اللہ سلام
 علیہم جمعین من خیمۃ الاجسام والظواہر مع البشر ولبواطنہم وقواہم الروحانیۃ
 ملکیتہ ولذا تری مشارق الارض ومغاربہا تسمع اطمین السار وتشم رائحة
 جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا اراد النزول سیمین تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ
 والسلام ظاہری جسموں کی نظر سے بشر کے ساتھ ہیں اور ان کے باطن
 اور ان کی روحانی قوتیں ملک کی مانند ہیں اسی لیے شرق سے غرب تک
 تمام زمین ان کی نظر میں ہوتی ہے اور آسمان (کہ فرشتوں کے بوجھ سے
 چرچراتا ہے) اوس میں کہیں چار اونگل جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام یا
 رکوع یا سجود میں نہیں انبیاء کرام بیان بیٹھے پان سو برس کی راہ کے
 فاصلہ سے اوس کا چرچانا سنتے ہیں (لشہ انصاف چر بیان سے
 مدینہ طیبہ تو بہت نزدیک ہے) اور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام جب
 (سدرۃ المنتہی سے کہ بیان سے سات ہزار برس کی راہ دور ہے) انبیاء
 کرام کی طرف اوترنا چاہتے ہیں انبیاء و سیوق اونگی خوشبو سونگھ لیتی
 ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام علما مان سرکار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۶۸) عارف کبیر احمد انصاری ابو سیدنا حضرت سید احمد رفاہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 (۲۶۹) پھر امام شعرانی قدس سرہ النورانی طبقات کبیر شریف میں ترقیات
 بندہ کامل کے بارہ میں فرماتے ہیں اطلعہ علی غیبہ حتی لا تثبت شجرة ولا تحضر روح
 الانظرہ اللہ عزوجل او سے ایسے غیب کا علم دیتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیر نہیں آگیا
 اور کوئی پتا نہیں ہر یا تا اگر اسکی نظر کے سامنے (۲۷۰) حضرت مولانا جامی
 قدس سرہ السامی نفحات الانس خرفین میں فرماتے ہیں کہ (۲۷۱) سلسلہ عالیہ
 نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ تے زمین و رطل
 این طائفہ چون سفرہ الیست (۲۷۲) اوس میں ہے حضرت خواجہ نقشبند
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کر کے فرماتے دامی گویم چون روی ناخست
 هیچ چیز نظر ایشان غائب نیست گنگوہی صاحب اپنی کفر اور غیباتی شرک ابن
 کی خبریں کہیے کہ جب اللہ جل و رسول تک تمھاری اور تمھاری طاقت اور تمھاری مہر و
 اسمعیل جی دہلوی کے کفر و شرک کے چھینٹوں سے نہ چھو۔ بے ادب حضرات اولیاء
 کرام کا کیا ذکر و وسیع علم للذین ظلموا المنقلب بتقلبون (۲۷۳) حقیقۃً یہ
 جسے اقوال اولیاء کرام سے منقول ہو کر محبوب اپنی مثال و مقام کریم سے مطلع
 فرماتا ہے حضرت عزیزان نے اپنی نظر کے سامنے تمام زمین کو دسترخوان کے مثل
 بتایا حضرت خواجہ بہا الدین و الدین نے ناخن کے برابر اور حضور سید الاولیا مسید
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رائی کے واسطے کی مانند فرماتے حضور کر قصیدہ
 خمریہ میں ہے نظر الی بلا اللہ جمعا کفر و کلم اتصال بین نے عقد
 عزوجل کے تمام شہر وں کو ایسا دیکھا جیسے رائی کا دانہ اس بنا کہ میری وسعت

۹۰
 جہاں جہاں
 نقل کیا گیا

و گنگوہی صاحب دہلوی کا ہر تہذیبی کام
 بہت کم ہوتا ہے۔

نظر النور کے حضور وہ مجموعہ فکر اتنی ہی مقدار ہے تنبیہ۔ اقول حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مذکور سوال ۸۱ میں جو کف دست سے تنبیہ
 فرمائی وہاں نہ فقط زمین بلکہ تمام دنیا کا ذکر ہے جمیع ہفت آسمان و ہفت
 زمین سب داخل اور وہ عرف زمین سے سنگھوں مرتبہ اعظم ہے اور پھر
 نہ صرف دنیا کو بلکہ قیامت تک کے تمام آئندہ حوادث و مخلوقات کو کہ وہ اس
 سنگھوں درجہ اعظم سے بھی لاکھوں درجہ اعظم ہے پھر وہاں تنبیہ اوس
 طرف کی تھی کہ وہ کف دست کے برابر ہے بلکہ نظر کی گواہی تمام کو ایسا دیکھتا ہوگا
 جیسا اپنی اس تعبیلی کو جس کے دیکھنے میں کوئی شبہ و خفا نہیں۔ ورنہ وسعت نظر
 محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نہ زمین بلکہ یہ تمام سموات و ارض ایک دائرہ
 قبول کے ہزاروں حصے کی بھی قدر نہیں والحمد للہ رب العالمین کیونکہ تھانوی
 و گنگوہی صاحبان ان ائمہ و اولیاء اور خود حضور سید الانبیا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت آپ کا فرمودہ کیا حکم
 لگاتے ہیں بنیو اتوجروا بنیو اتوجروا۔

بنیو اتوجروا (فصل ہفتم) توجروا

اب علم محیط زمین سے بھی بہت کم مقدار میں قاهر خرد دہلوی و گنگوہی و تھانوی
 سبکی لیتا ہوں وباللہ التوفیق۔ تھانوی صاحب یہ تو آپ کے پیر میغان گنگوہی
 صاحب دہلوی کے علم محیط زمین کا نام کر لیا کلام اتنی بات میں تھکے بھاس طیبہ میلاد
 مبارک میں حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریف لانا اور جہاں

مولانا مولوی محمد عبد السمیع حجازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ جیسوں کی بلاوت دیکھ کر
 سوچا بھی دی تھی کہ زمین عرف ہوتھائی پانی سے باہر اس حصے میں مجبی جنگل دریا
 پیارا اکثر درستی آبادی ہے اس میں کفار بیشتر اور مسلمانوں میں مجلس مبارک نے
 دے کس قدر اسکو بچھڑکے تھے کہ تشریف آوری مجالس کو زمین کا علم محیط کائنات
 اندھے کا بھی کام نہیں ہو سکتا جسکی پھوٹنے سے پہلے کچھ دنوں کھلی رہی ہوں مگر گنگوہی
 صاحب کو تو دوسری نئے چڑھے ہوئے تھے ایک اس قلیل علم مجالس کو نبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کیسے ثابت کرنے کو شرک و کفر ٹھہرانا حسین کوئی صدا ایمان کا نہیں دوسری
 شرفاً غائباً قلوب ناس میں دوسوہ ڈالنے کو اعادہ علم بنا کر ابلیس کو خدا کا شرک
 مانتا۔ عرض دون جگہ تھوڑی بات کو زمین کا علم محیط بنا لیا مگر رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم میں ایسے کہ حضور کے واسطے یہ قلیل علم ماننا بھی کفر و شرک ٹھہری
 اور ابلیس لعین میں ایسے کہ اوسکے واسطے یہ ذلیل ناقص علم خدا کی عظمت خاصہ
 ٹھہر کر وہ اللہ کا شرک بنے تو کھل گیا کہ گنگوہی کفر و شرک کو زمین کا علم محیط
 بھی فرو نہیں اوسکا کردروان حصہ بلکہ اس سے بھی بہت کم اونکے کفر کو بس ہے
 بشرطیکہ رسول اللہ کے لیے مانو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاں ابلیس کیلئے
 کہو تو اس سے کردرون درجہ بڑھکر کلجے سکھ آنگھوں ٹھنڈک۔ آفریدہ کھا
 کہ شیخ قدس سرہیہ افترا کر کے ایک بے اصل بے سند حکایت حدیث جلیل
 صحیح متواتر مفید عقائد بنائی کہ مجھو دیوار پچھڑکے بھی علم نہیں اور براہ کمال حیثیت
 و بزمیاتی جگہ کتب کا نام بک دیا کہ فقط مجلس نکاح کے حضور ہی کو شرک ٹھہرایا
 تو معلوم ہوا کہ علم محیط زمین کا نام لینا محض ابلیسی چال تھی کہ اپنی سنگینائی کر

مسلمانوں کو دیکھنا وہاں گنگوہی صاحب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم تھی کہ تم قدری اور

یہ کہو کہیر کر چستہ

زعم میں ایک موٹا سا بھاری لفظ سوئد سے نکالیں جس سے کچھ اپنی شرک کفر
 کی ساکھ بندھالیں ورنہ وہاں تو نبی کی حقیقت اتنی ہر کہ دیوار پہنچے تک کسی
 خبر معلوم اور ابلیس کی وہ عزت کہ خدا کی صفت خاصہ سے موصوف
 وسیع علم الذین ظہروا لی منقلب ینقلبون اور کیون نہی ہر شخص دنیا و آخرت
 میں اپنی راہ متبع ہر یوم ہند عوکل اناس بامامہم وہاں یہ بندہ کے نام الاکثر شباب
 سمیع دہلوی صاحب انجمن اپنی فتویٰ الایمان میں فرم گئے ہیں جو اللہ کی
 شان ہے اور اوس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا و میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق
 کو نہ ملائے گا کہ کیسا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً کوئی شخص کسی سے کہے کہ
 ملائے درخت میں کتے پتے ہیں تو اس کے جواب میں یہ کہے کہ اللہ و رسول ہی
 جاننے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر تو یہاں تو ایک
 درخت کے پتے جاننے پر خدا کی رہ گئی یہ خاص اللہ کی شان ہے اوس میں کسی
 مخلوق کو دخل نہیں اگر یہ دھوک کے تین ہی بات ہوں اور وہاں ابلیس کو
 ساری زمین کا علم محیط ہے یہ اسلئے کہ اوس شان میں دخل تو مخلوق کو نہ تھا
 انگوی دھرم میں ابلیس خدا کا فوق ہو نہیں بلکہ وہ اوجا خدا یا کم از کم اونکو
 خدا کا شریک ہے۔ سنو نوان عیان اسلام کے ادعا و اسلام کی حقیقت دیکھو
 جاؤ نہ تک فی سطح اللہ علی کل شے مشکوٰۃ جبار یا بلکہ یہ محیط محیط کاراگ نرمی ٹٹی
 کی لاگ ہے ورنہ حقیقت حضور کے نام سے دون میں آگ ہو یک پٹر کے
 پتے جاننے میں بھی دہی کفر کا بھگ ہے تھا تو ہی مدح یہ تو آپ کے انمولی
 رجب اب آپ جتنی لایے آپ کے دھرم میں ایسے نہیں تو کھجور کہ اسمعیل جی اور

گنگو بی جی دونوں جنوں نے کذاب بن مسلمانوں کو کافر شرک کہہ کر مستحق
 اللہ العذاب بن ورنہ اپنی مت کا گھونگھٹ اوٹھائیے ان سوالوں کے جواب
 لائے سوال ۲۷۴۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وجنابک علی ہولاء
 شہید الہی تم تھیں ان سب پر گواہ بنا کر لائینگے تفسیر نیشاپوری میں
 اسی آیت کے نیچے ہے لان روحہ منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہد علی جمیع الارواح
 والنفوس لقولہ منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی یعنی حضور کا
 سب پر گواہ ہونا اسلئے ہے کہ حضور اقدس منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح النور
 تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا شاہد فرماتا
 ہے اسلئے کہ حضور اقدس منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے
 اللہ تعالیٰ نے میری روح کریم کو پیدا فرمایا (تو عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے
 سامنے ہی ہوا اور ہوتا ہے اور ہوا کا منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نفیس تقریر پر
 یہ آیت و عبارت فصل سوم کی ہے کہ تھانوی صاحب کی مقدار عقل پر لحاظ کر کے یہاں
 رکھی (۲۷۵) امام ابن حاج کی راجل پھر (۲۷۶) امام احمد
 قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالیٰ
 لا فرق بین موتہ و حیاتہ منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ و معرفتہ
 باحوالہم و نیازتہم و عزائمہم و ذلک عندہ علی لا یتخاہ بہم و ہمیشہ ہمارے عا
 رجمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ منہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات
 میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور انکی
 حالتوں یموتون ارادون دل کے خظرون کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر

امام احمد
 قسطلانی

روشن ہے حسین اصلاً پوشیدگی نہیں دے (۲۷) اللہ عزوجل فرماتا ہے

فاذا دخلتم بيوتا فسلموا على انفسكم جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنی کو سننا کرو
امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں امام اجل

عمر بن دینار شاگرد حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اور اللہ

کی رحمت اور اس کی برکتیں فائدہ جلیلہ بین نسیم الریاض میں ہر ابو موسیٰ مدنی

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک شخص خدمت

قدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اپنے فقر و تنگی معاش

کے شاکی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا دخلت منزلاً

سلم مکان فیہ احد ولم یکن ثم سلم علی ثم اقر قل هو اللہ احد مرة واحدة جب

تو اپنے گھر میں جائے تو سلام کر خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھے سلام کر پھر قل ہو اللہ

شریف ایک بار پڑھ۔ اذن صاحب نے ایسا ہی کیا اللہ عزوجل نے ان کو بہت وسیع

رزق دیا کہ اس کی نویسیاں اوپر پہنچ گئیں۔ بالجملة یہ جو حدیثوں میں ارشاد ہو کہ جو کوئی

مسلمان اپنے گھر میں جائے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام

کرے علامہ علی قاری شرح شغائین اسکی دلیل بیان کرتے ہیں اگر بن روح

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضریٰ فی بیوت اہل الاسلام یعنی یہ اس لیے ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں

تشریف فرما ہے (۲۸) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی قدس سرہ مجمع

ہندہ الامور ای کہتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا کو تشریف
 نہ لینگے مگر بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچوں غیبیوں کا علم دیدیا۔
 (۲۸۵) علامہ عثمانی کی کتاب تطاب شرح معانی حضرت سیدی احمد

بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں انہیں غیب خمسہ کی نسبت فرماتے ہیں

میں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمہا فی آخر الامر لکنہ امر فیہا بالکتمان
 و ہذا اقول ہوا معجم کہ گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین ان
 پانچوں غیبیوں کا علم بھی عطا ہوا مگر انکے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول معجم
 ہے غلامان سرکار محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۸۶) حافظ

الحمدیث سہ ماہی کتاب الابریز شریف میں (۲۸۷) اپنے شیخ کی یہ حضرت
 سید شریف حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ایکنے علیہ شے من الخمس المذكورة فی الآتية الشریفة و کیف یخفی علیہ ذلک لا یطاع

السبعة من امتہ الشریفة لیعلمونہا و ہم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف

بسید الاولین والآخرین الذی یحبب کل شے و منہ کل شے پانچوں غیب

کہ آیا کہ یہ میں مذکور ہیں انہیں سے کوئی چیز بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں حالانکہ غیب

کی امت سے ساتوں قطب الینی بندہ لایم سبب) ان تمام غیبیوں کو جنت میں

اور اوکھا مرتبہ غوث سے نیچر ہے پھر غوث کا کیا کہنا۔ پھر اوکا کیا پوچھنا جو سب

انہوں پہلوں سارے جہان کے سربراہ اور ہر چیز کے سبب ہیں ہر چیز

سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۸۸) یہی فاضل مدام (۲۸۹)

انھیں سیدامام سے راوی کیف تحیفہ امر الخس علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 والواحد من اهل التصرف من ائمة الشریفة لا یکنہ التصرف الا بمعرفة ہذا الخس
 ایہ پانچوں غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کس کو کفر محض رہیں حالانکہ حضور کی امت غیر
 میں جتنے اولیاء کرام اہل تصرف میں درک عالم میں تصرف فرماؤ گا انھیں منصب عطا ہوا ہے
 جب تک ان پانچوں غیبوں کو نہ جان لیں تصرف کر نہیں سکتے (۲۹۰)
 روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الحق والدین سیولوی سے حدیث
 حسن لا یعلمہن الا اللہ کی شرح میں ہے تفسیر بانہ لا یعلمہا احد نباتہ ومن
 ذواتہ الا ہو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالیٰ فان تمہ من یعلمہا وقد وجدنا ذلک
 غیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا ستہ میوتون وعلمو ما فی الارحام حال حمل المرأة
 و قبلہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ ان پانچوں غیب کو بذات خود اپنی ذات سے
 کوئی نہیں جانتا سوا اللہ عزوجل کے ہاں اللہ کے بتائے سے کبھی بندوں کو
 بھی معلوم ہو جاتے ہیں بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں
 جیسے متعدد لوگ انکے جاننے والے پائے جیسے ایک جماعت کو دیکھا جھین معلوم
 تھا کہ مرگئے اور انھوں نے عورت کے زلمہ حمل میں بلکہ حمل رہنے سے بھی
 پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے کیا ہونے والا ہے (سوال ۲۹۱)
 شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں ولی فرما کے حال میں فرمایا
 ہیں جبلت نفسی لفساد صیۃ لا یشغلہا شان عن شان ولا یاتی علی حال
 من الاحوال الی البحر دالی القطة الکلیۃ الا وہو غیرہا الان وانما اللہ فی فیض
 الاجال ولی فرد کافس عمل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہوا ہے

ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان
میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور
اب سے لیکر وقت وفات تک جس قدر احوال اوپر آنے والے ہیں ان سب کی
اوسے اس وقت خبر ہے وہ جو آئینہ اجمال کی تفصیل ہی ہو گا گنگوہی صاحب
آپ کے دھرم میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا جانتا کہ میں فلان
فلان مجلس خیر میں تشریف لیا تو کنگا ایسا شرک تھا جس میں ایمان کا کوئی
حصہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کچھ خبر تھی کہ میرے ساتھ
کیا ہو گا یہاں شاہ ولی اللہ صاحب جو حضور اقدس کے ایک ایک فرد غلام
کے لیے اپنی زندگی بھر کے تمام احوال آئینہ کا اس وقت علم بتا رہے ہیں یہ
کنسا موٹا بھاری شرک ہے بیوقوف و جا (سوال ۲۹۲) و بابت
امام الطائفہ اسماعیل دہلوی صاحب مراحل مستقیمین لکھتے ہیں براہ کشف

ارواح و ملک و مقامات آئینہ و سیر الکریمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع
بر لوح محفوظ مشغل دورہ کنندہ باستحانت جہان مشغل بہر مقامیکہ از زمین و
آسمان و بہشت و دوزخ خواہد توجہ شدہ بسیر ان مقام ہواں آنجا
در یافت کنند و باہل ان مقام ملاقات سازد کیونکہ گنگوہی صاحب ذرا کچھ
دراثر توجہ آنکھ کہان تھی اکان کھو لیے سماع موعتے فرور حق ہے اب تو ایک کبھی
آپ جی ہو کہ کھن گیا ہو گا امام الطائفہ کی سینے کہا تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے آپ کی وہ تنگ گلی کہ دیوار چھوٹک کی نہیں جانتے
زمین میں گنتی کی جگہ مجالس خیر و نصیحتیں اطلاع ہو تو خدا کو شرک ہو جائے

بینوا تو جہنم (سوال ۲۲) دہایت ہند کے امام الطائفہ اسماعیل و ہاروی
 صراط مستقیم میں لکھتے ہیں براے کشف ارواح و ملک و مقامات انہا دسیرا مکنتہ زمین
 و آسمان و جنت و نار و اخلد بر لوج مخلوق شغل و دورہ کنندہ باستقامت ہمارے شغل ہر
 از زمین و آسمان و جنت و نار و اخلد بر لوج مخلوق شغل و دورہ کنندہ باستقامت ہمارے شغل ہر
 و باہل آن ہست اسم لائقات ساز و کیوں گشت گوئی (نامہ دہرا آنگہ) اسے توبہ آنکہ
 کہاں تھی انکان کھو لیے سماع موعے ضرورت ہے اب تو آپ کو بھی آپ مٹی ہو کر گھر
 ہو گا امام الطائفہ کی سہینے کہاں تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے لیے آپ کی رہ نہ گئی کہ دیوار پیچھے تک کی نہیں جانتے زمین میں گشت کی
 جگہ مجالس خیر میں انھیں اطلاع ہو تو خدا کے شر یکس ہو جائیں اور کہاں آپ کے
 امام ہی کی یہ فراخی کہ اپنے ایک ایک چیلے کو تین ملک سو جہاں ہے ہیں
 اور وہ بھی اپنے اختیار اپنی تدبیر کے آسمان و زمین و جنت و نار سب مٹی
 میں ہیں جہاں چاہیں سیر کریں وہاں کے ساکنوں سے ملیں وہاں کے اطل
 و ریات کریں۔ کہو یہ کے لاکھ شرک و کفر کی سمجھوں ہے کہ ہم کا فر ہو یا وہ کہو
 کون و دھرم ہے۔ باتا وہی ہے کہ اپنے گرد کی باتا او سکے چیلوں کے خار
 سب کیلے ہیں انھیں نہیں ورنہ اون کی تشدد کہ تھی غیہ غضب آگ جل
 کچھ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے گرد جی کے چیلے گرد جی کے
 سکھائے سے وہ انچھ جانیں کہ اپنے اختیار سے تمام زمینوں آسمانوں جنتوں
 و ناروں سب میں جہاں چاہیں اپنے کیلے پھریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 وسلم ہندو کے زمین پر مجالس خیر میں تشریف فرما ہوئے اور شرک و کفر کا نو خیز

کون دھرم ہے عجب لہ اسمان پر بجاری پہر ایسے جو وہ سو برس سے تو سب کز رہے
 انکے گرد کی ذریات پہرے تو گر کر رہا ہے بلکہ خود پہرے والوں سے ہاتھ لگائے نہ ان پر
 شہاب چھوئے نہ تار ٹوٹے گویا خدا کا ملک بھراؤ کی نانی خالہ کا گھر کہہ یہ کون دھرم ہے
 کیوں تنہا تو می صاحب تمام ائمہ و اولیا و علمائے دین و کتا رہی ایہ و انبیاء و خود
 سید الانبیاء سے کہ تو حضرت کبریا علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
 بتدرج کہیں یہ تو ابھی آسان ہے مگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلی
 نسبت کیا آپ کا قرآن بواکھیں بھی جانے دیکھتے آپ کی بیگم تھی ہی
 کی کیا بھوان ہے یہاں کفر کے جو بن میں نہ تھی یا بھوان ہے تو اچھا یا تو
 کہتے کھا ائمہ بھر کے گرد بھی کا کفر کے کون سے تھان میں اس تھان سے ہے

بینہ و انجور و ایسے انجور و ایسے انجور

کذلک العذاب و العذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۝ و سب علیہ
 الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ و خسر ہذا الذی المظلمون
 و قیل بعد المظلمین ۝ سبحن ربک رب العزۃ عما
 یصفون ۝ و سلم علیہ السلام ۝ و اکون للہ رب العالمین ۝

کتبہ عبدہ الذنب احمد رضا الہریزی
 عفی عنہ بحمدہ المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم